عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۵ شمارہ ۳۹

شاہراہِ انسانیت کی روشن قندیلیں

قتل وخون ریزی سنگین جرم ہے

یوم جمعہ اور ٹی وی

ایک قادیانی کے خط کا جواب جیسا منہ ویسی چپت

پاکستان میں ایک لاکھ چالیس ہزار تخریب کار

نعت

بحضور سرورِ کائنات، مطلعِ دیوانِ نبوت، مقطعِ قصیدۂ رسالت
امام الانبیاء، سید البشر جناب سیدنا و مولانا شفیعنا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادہ سید محمود رمز ایڈوکیٹ الہ آبادی

لہجہ ہی اُن کا دیکھئے رحمت شعار ہے ❊ ان کا خرامِ ناز ہی پیہم بہار ہے
اے مصطفیٰ تو آیتِ پروردگار ہے ❊ شہنشاہِ کبریا کا تو ہی شاہکار ہے
تلوؤں کی چھوٹ ہی سے بنی کہکشانِ شب ❊ نقشِ قدم بھی تیرا عجب نوربار ہے
کل تک جو سرزمین تھی صحرائے بے گیاہ ❊ تیرے کرم سے آج وہی لالہ زار ہے
قرآن میں ہے سورہ محمد کے نام کا ❊ ذکرِ جمیل ان کا بہت خوشگوار ہے
پیتا ہے جو شراب ولائے رسولِ پاک ❊ سچ پوچھئے تو دہر میں وہ بادہ خوار ہے
گیتی پہ جو ہے خواجۂ بدر و حنین و عشق ❊ وہ حشر میں بھی نازشِ صد نوبہار ہے
چھینٹیں پڑی ہیں جس سے شفاعت کی چارسو ❊ ختمِ رسل ہی حشر میں وہ آبشار ہے
ملت کی سمت دیکھ لے آقائے کائنات ❊ اس کو کرم کا تیرے بہت انتظار ہے

نعتِ نبیؐ کے پڑھنے سے عزت ملی تجھے
اے رمزؔ تیرے واسطے یہ افتخار ہے

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی — انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۱۱ تا ۱۷ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ، ۱۱ تا ۱۷ مارچ ۱۹۸۷ء | شمارہ ۳۹

زیرِ سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبد الرحمٰن یعقوب باوا

اسِنچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبد الستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان - ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی - نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبد الرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کوڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد - نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودہا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدر آباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرونِ ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو۔ انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	[illegible]
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبد الرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

صدائے ختم نبوت

پاکستان میں کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار تخریب کار

صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے سیالکوٹ میں ایک سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ایک سپر طاقت تخریب کاری کے لئے افغان مہاجرین کے بھیس میں کرائے کے ایجنٹ پاکستان بھیج رہی ہے ——— ان کی حکومت اسلام کے لئے کام کر رہی ہے ——— ہم اسلام پر مناسب توجہ نہیں دے سکے اس کی پیش رفت میں سست روی آگئی اور یہ علماء کا فرض ہے کہ وہ اسلامی نظام پر توجہ دیں۔ وغیرہ وغیرہ"

جناب صدر! ایک سپر طاقت تخریب کار بھیج رہی ہے یا نہیں یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کیوں کہ آپ کی انٹیلی جنس نے آپ کو اس سلسلہ میں کوئی رپورٹ دی ہوگی لیکن تخریب کار صرف باہر سے ہی نہیں آرہے اندرون ملک کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار تخریب کار موجود ہیں۔ آپ کی حکومت کو دس سال بیت چکے ہیں اس دس سال کے عرصہ میں علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے آپ کو توجہ دلائی اور بار بار توجہ دلائی کہ ملک میں تخریب کاروں کا ایک منظم گروہ موجود ہے جو

۱ ——— ملک کا ہی دشمن نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا بھی اول نمبر کا دشمن ہے۔

۲ ——— جس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے مقابلے میں "احمد عجمی" یا "احمد پنجابی" رسول مدنیؐ کے مقابلے میں "رسول قدنی" قرآن پاک کے مقابلے میں اپنے خود ساختہ الہامات یا تذکرہ نامی کتاب حرم مکہ کے مقابلے میں حرم قادیان، جہاد بالسیف کے مقابلے میں جہاد بالقلم، جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ، صحابہؓ کے مقابلے میں صحابہ، اہل بیتؓ کے مقابلے میں اہل بیت، امہات المؤمنینؓ کے مقابلے میں امہات المؤمنین، خلافت کے مقابلے میں خلافت، جماعت مسلمین یا امت محمدیہ کے مقابلے میں جماعت احمدیہ اور اسلام کے مقابلے میں ایسے اسلام کا تصور پیش کیا جس میں خدا کی اطاعت کے ساتھ انگریز عیسائیوں کی اطاعت فرض ہے۔

۳ ——— سیاسی طور پر یہ ہر اس طاقت کا ایجنٹ ہے جو عالم اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہیں خاص طور پر بھارت کے ہندو، اسرائیل کے یہودی، روس کے کمیونسٹ، امریکہ و برطانیہ کے عیسائی۔

۴ ——— اس گروہ کو ان کی نام نہاد خلافت کی طرف سے یہ حکم ہے کہ جس حکومت میں رہو اس کے احکامات اور قوانین کی پابندی کرو ——— اسرائیل میں اس وقت چھ ہزار کی تعداد میں جنہیں اکثریت پاکستان سے تعلق رکھتی جو فوج اور دوسرے محکموں میں ملازم ہیں جبکہ اسرائیل عالم اسلام کا بدترین دشمن ہے جس نے عراق کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ کر کے اسے تباہ کیا اور پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنے کی دھمکی دی اگر اسرائیل میں موجود پاکستانی قادیانیوں کو یہودیوں کی طرف سے ایسی ہدایات ملیں تو وہ پاکستان اور پاکستان کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ سے دریغ نہیں کریں گے۔

۵ ——— یہ بات مسلمہ ہے کہ قادیانیوں کا اکھنڈ بھارت کا عقیدہ ان کا الہامی عقیدہ ہے اور یہ کہ مرزا طاہر اپنے لندن کے اجتماع میں پاکستان توڑنے کا واضح اعلان کر چکا ہے جس کا تذکرہ سینیٹ کے اجلاس میں بھی ہو چکا ہے۔

۶ ——— یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ "فرقان فورس" کے نام سے اس کی مسلح گوریلا تنظیم موجود ہے جسے اب خدام الاحمدیہ کا نام دے دیا گیا ہے۔ جو باقاعدہ تربیت یافتہ ہے

۷ ——— یہ گروہ تخریب کاری، اغوا، قتل اور دہشت گردی کے متعدد واقعات میں ملوث پایا گیا جس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

۸ ——— یہ گروہ اپنے سوا آپ (صدر ضیاء الحق) سمیت دنیا کے کم و بیش ایک ارب مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور کنجریوں کی اولاد کہتا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو محمد، احمد، نبی، مسیح، مہدی، مجدد ماننے کی بجائے اسے ایک ملعون، شرابی کبابی زانی اور بدکردار شخص سمجھتے ہیں۔

جناب صدر صاحب! آپ کو ایک سپر طاقت کی طرف سے بھیجے جانے والے مٹھی بھر تخریب کار تو نظر آتے ہیں یہ آپ کی حکومت میں کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار تخریب کار یا آستین کے سانپ موجود ہیں وہ کیوں نظر نہیں آتے؟ آخر چراغ تلے اندھیرا کیوں ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے چند انٹیلی جنس کے افسروں پر تو اعتماد کرتے ہیں ان کی تیار کردہ رپورٹیں بھی قابل اعتبار ہیں لیکن پاکستان

کے کروڑوں مسلمان آپ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانیوں پر اعتبار نہ کرو یہ تخریب کار اور دہشت گرد ہیں لیکن آپ سنی ان سنی کر دیتے ہیں ۔

جہاں تک اسلام کے نفاذ کا مسئلہ ہے تو اس میں کوتاہی آپ اور آپ کی بیوروکریسی کی طرف سے ہوئی آپ نے برسر اقتدار آتے ہی اسلام کے نفاذ کا وعدہ کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ عوام نے ۱۹۷۷ء کی قومی اتحاد کی تحریک میں اسلام کے لئے قربانیاں دی تھیں آپ نے عوام کی ان قربانیوں کو نظر انداز کیا اور وعدے کے باوجود اسلام نافذ نہیں کیا عوام نے آپ کے اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے کی خوشی میں آپ کے لئے مرد مومن مرد حق ۔ ضیاء الحق ضیاء الحق کے نعرے لگائے ۔ بعض سرکار پرست قسم کے مولوی حضرات نے آپ کو "امیر المومنین" تک کہا لیکن آپ اپنے وعدے پر پورے نہیں اترے بلکہ ملک میں نافذ تین قسم کے قوانین کی وجہ سے پوری دنیا میں اسلام کی بدنامی ہوئی ______ اس لئے اب بھی موقع ہے کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں اور صحیح اسلام نافذ کر کے خدا و رسول اور عوام کی خوشنودی حاصل کریں ۔

مرکزی مجلس عمل کے لاہور کنونشن میں عالمی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ کا بیان

لاہور میں ۱۶ فروری کو بعد از مغرب مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اجلاس سے مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ، مہمانان گرامی ذی وقار حاضرین کرام ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی و دینی پلیٹ فارم ہے مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر اور دینی جماعتوں کے تعاون و اشتراک سے ہمیشہ اہم ضرورت کے وقت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل دی جاتی ہے ۔ ۱۹۵۳ء ، ۱۹۷۴ء ، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں اسی پلیٹ فارم پر تمام مسلمانوں کو جمع کیا گیا

اس وقت آپ حضرات کو محض اس لئے تکلیف دی گئی ہے کہ اندرون و بیرون ملک قادیانی جارحیت کا آپ اندازہ لگا کر آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب فرمائیں تاکہ امت مسلمہ کی رہنمائی ہو ۔

قادیانی جماعت کا سربراہ ملک عزیز سے مجرمانہ فرار اختیار کر کے لندن میں بیٹھا ہوا ملک عزیز کو توڑنے کی باتیں کر رہا ہے اور قادیانیوں کو سازش کے ذریعہ اندرون ملک خانہ جنگی کے لئے منظم کر رہا ہے حکومت وقت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بجائے خاموش بنی ہوئی ہے ۔

اسرائیل و بھارت پاکستان کے دو بڑے دشمن ہیں اور قادیانیوں کے ان دونوں سے گہرے روابط ہیں پاکستان کے فرقہ وارانہ فسادات میں قادیانیوں کا ہاتھ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ۔ اندرون سندھ معزز شہریوں کو اغوا کیا گیا ، ریلوے اسٹیشنوں کو جلایا گیا ، ریلوے لائنیں اکھاڑ دی گئیں ۔ بادین ، دوڑ ، مورو ، شہداد پور ، ٹنڈو آدم ، ہالا روڈ ، موہنجوڈیرو ، کنری ، ضلع تھرپارکر میں جہاں کہیں تشدد کے واقعات ہوئے ہیں وہاں قادیانی کثرت سے آباد ہیں ۔ کراچی کے ایک کونسلر ہاشم زیدی کا بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ کراچی کے حالیہ فسادات میں قادیانیوں کو ملوث پایا ۔

مولانا محمد اسلم قریشی کو ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو مبینہ طور پر قادیانیوں نے اغوا کیا چھ دن تک پولیس نے پرچہ نہیں لیا ۔ چھ دن بعد جو ایف آئی آر درج کی اس میں مدعی کے موقف کو نظر انداز کر دیا گیا ۔ مقامی انتظامیہ و پولیس نے نہ صرف جانبداری برتی بلکہ قادیانی مجرمان کو تحفظ فراہم کیا گیا ۔ ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کو مجلس عمل کے رہنماؤں سے مذاکرات کے دوران جناب محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان نے اپنے اعتمادی تفتیشی ٹیم مقرر کی اور چار ماہ کے اندر کیس کی واضح صورت حال بتانے اور مجرمان کو سزا دینے کا وعدہ کیا آج کے دن ان کے وعدہ کو ایک سال مکمل ہو گیا ہے مگر انہوں نے مجرمان کو سزا دینا تو درکنار اس کیس کے متعلق قوم کو اپنے اعتماد میں لینے کی بھی زحمت گوارا کی اور نہ اپنے اخلاقی فرض کو ادا کیا ۔ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہم نے واضح طور پر اس کیس کے ملزمان نامزد کر دیئے ۔ ان کو شامل تفتیش کرنے کے بجائے ان کو مکمل تحفظ فراہم کیا گیا جب کہ اس وقت بعض ملزمان بیرون ملک فرار ہو گئے ۔ سکھر اور ساہیوال شہداء کیسوں کے مجرمان کو سزائے موت اور اسکی توثیق کو ایک سال ہو گیا ہے رحم کی اپیلیں جنرل محمد ضیاء الحق کی میز پر پڑی ہوئی ہیں انہوں نے ان کو معرض التوا میں ڈال کر قادیانیوں کو عدالتوں میں اپیلیں کرنے کا موقع فراہم کیا ۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے مرتد اور ارتداد کی شرعی سزا اور قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد جیسی نہ ہونی چاہیئے کی سفارش کر دی ہے یہ حکومت پاکستان کا اپنا قائم کردہ ادارہ ہے مگر اس کی سفارشات پر قانون سازی نہیں کی گئی ۔ امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس کی قادیانی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں جگہ جگہ وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر آرڈیننس کا مذاق اڑا رہے ہیں ۔ ان کی عبادت گاہوں پر تاحال اسلامی شعائر و اصطلاحات لکھی ہوئی ہیں یہ لاہور شہر جہاں آپ حضرات اس وقت جمع ہیں یہاں بھی قادیانی ..... عبادت گاہوں سے اسلامی اصطلاحات کو نہیں ہٹایا گیا ۔ قادیانیت جارحیت و اشتعال انگیزی سے اس وقت صورتحال تشویشناک ہو گئی ہے ۔ قادیانی سازشوں سے ملک عزیز کا امن تہہ و بالا ہو رہا ہے ۔ اس پر ہر ذی شعور مسلمان پاکستانی کی آنکھ اشکبار ہے حکومت ان حالات و واقعات کا سنجیدگی سے نوٹس لینے کی بجائے خاموش تماشائی کا مجرمانہ کردار ادا کر رہی ہے ۔

اس وقت ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے آپ کے خدام گوناگوں انتہائی مشکلات سے دوچار ہیں آپ حضرات کو اس وقت اس لئے تکلیف دی گئی ہے کہ آپ سر جوڑ کر بیٹھیں اور امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں ۔ خداوند کریم آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

ایک حدیث میں ہے کہ بچہ کا ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور جب چھ برس کا ہو اس کو آداب سکھلائے جائیں اور جب نو برس کا ہو جائے تو اس کا بستر علیحدہ کر دیا جائے (یعنی دوسروں کے پاس نہ سوئے) اور جب تیرہ برس کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر مارا جائے اور جب سولہ برس کا ہو جائے تو نکاح کر دیا جائے پھر اس کا باپ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہے کہ میں نے تجھے آداب سکھلا دیئے، تعلیم دے دی، نکاح کر دیا، اب میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا میں تیرے فتنہ سے اور آخرت میں تیری وجہ سے عذاب سے (احیاء)

"تیری وجہ سے عذاب" کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں مختلف عنوانات سے یہ ارشاد نبوی وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی برا طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو اپنے فعل کا گناہ بھی ہوتا ہے اور جتنے لوگ اس کی وجہ سے اس پر عمل کریں گے ان سب کا گناہ بھی اس کو ہوگا۔ اس طرح پر کرنے والوں کے اپنے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ ان کو اپنے فعل کا مستقل گناہ ہوگا۔ اور اس کو ذریعہ اور سبب بننے کا مستقل گناہ ہوگا۔ اسی بنا پر جو اولاد اپنے بڑوں کی بری حرکات ان کے عمل کی وجہ سے اختیار کرتی ہے ان سب کا گناہ بڑوں کو بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے چھوٹوں کے سامنے بری حرکات کرنے سے خصوصیت سے احتراز کرنا چاہیے۔

اس حدیث شریف میں تیرہ برس کی عمر میں نماز پر مارنے کا حکم ہے اور بہت سی احادیث میں ہے کہ بچہ کو جب سات برس کا ہو جائے نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ یہ روایات اپنی صحت اور کثرت کے لحاظ سے مقدم ہیں بہرحال بچہ کے نماز نہ پڑھنے پر باپ کو مارنے کا حکم ہے اور اس پر نماز میں تنبیہ نہ کرنا اپنا جرم ہے اور اس کے بالمقابل اگر اس کو نماز روزہ اور دینی احکام کا پابند اور عادی بنا دیا تو اس کے اعمال حسنہ کا ثواب اپنے آپ کو بھی ملے گا اور اس کے ساتھ جب وہ صالح بن کر والدین کے لئے دعا بھی کرے گا تو اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب ملتا رہے گا۔

ابن ملکؒ کہتے ہیں کہ حدیث بالا میں اولاد کو صالح کے ساتھ اس لئے مقید کیا ہے کہ ثواب غیر صالح اولاد کا نہیں پہنچتا اور اس کی دعا کا ذکر اولاد کو دعا کی ترغیب دینے کے لئے ہے۔ چنانچہ یہ کہا گیا ہے کہ والد کو صالح اولاد کے عمل کا ثواب خود پہنچتا رہتا ہے۔ چاہے وہ دعا کرے یا نہ کرے جیسا کہ کوئی شخص رفاہ عام کے لئے کوئی درخت لگا دے اور لوگ اس کا پھل کھاتے رہیں تو ان کھانے والوں کے کھانے کا ثواب اس کو ملتا رہے گا چاہے یہ لوگ درخت لگانے والے کے لئے دعا کریں یا نہ کریں۔

علامہ مناویؒ کہتے ہیں کہ والد کو دعا کے ساتھ تنبیہ اور تحریض کے طور پر ذکر فرمایا کہ وہ دعا کرے ورنہ دعا ہر شخص کی نافع ہے چاہے وہ اولاد ہو یا نہ ہو۔ اس حدیث شریف میں تین چیزوں کا ذکر اہتمام کی وجہ سے کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بعض چیزیں احادیث میں ایسی آئی ہیں۔ جن کے متعلق یہ وارد ہوا ہے کہ ان کا دائمی ثواب ملتا رہتا ہے۔ متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی نیک طریقہ جاری کرے اس کو اپنے عمل کا ثواب بھی ملے گا اور جتنے آدمی اس پر عمل کریں گے ان سب کے عمل کا ثواب اس کو ملتا رہے گا۔ اور کرنے والوں کے اپنے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو شخص برا طریقہ جاری کرے اس پر اپنے کئے کا بھی گناہ ہے اور جتنے آدمی اس پر عمل کریں گے ان سب کے عمل کا گناہ بھی اس کو ہوگا اور اس کی وجہ سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر شخص کے عمل کا ثواب مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے مگر جو شخص اللہ کے راستہ میں سرحدوں کی حفاظت کرنے والا ہے اس کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہتا ہے۔

ان کے علاوہ احادیث میں اور بھی بعض اعمال کا ذکر آیا ہے جیسا کہ کوئی درخت لگا دینا یا نہر جاری کر دینا جن کو علامہ سیوطیؒ نے جمع کر کے گیارہ چیزیں بتائی ہیں۔ اور ابن عمادؒ نے تیرہ چیزیں گنوائی ہیں لیکن ان میں سے اکثر انہی تین کی طرف راجع ہو جاتی ہیں جیسا کہ درخت لگانا یا نہر جاری کرنا صدقہ جاریہ میں داخل ہے۔

اپنی غلطی کو جانئے

"کچھ لوگ گویا کہ عجیب ہوتے ہیں" ایک شخص نے کہا "گویا کہ ان کا تکیہ کلام بن جاتا ہے۔ گویا کہ وہ اس کو گویا کہ بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ گویا کہ ...... " مذکورہ بزرگ اسی طرح اپنی گفتگو میں "گویا کہ" کا لفظ بار بار دہراتے رہے جو ان کا اپنا تکیہ کلام تھا۔ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ دوسروں پر یہ تنقید کر رہے تھے کہ وہ اپنا ایک تکیہ کلام بنا لیتے ہیں اور اس کو بے موقع دہراتے رہتے ہیں۔ مگر خود اپنے بارہ میں ان کو ذرا بھی یہ احساس نہ تھا کہ انہوں نے بھی اپنا ایک تکیہ کلام بنا رکھا ہے۔ جس کو وہ اپنی گفتگو میں بلا ضرورت بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ ان کو دوسروں کی غلطی کی خبر تھی مگر اپنی غلطی سے وہ بالکل ناواقف تھے۔

یہ انسان کی عام کمزوری ہے۔ وہ دوسروں کی غلطیوں کو انتہائی باریک بینی کے ساتھ جانتا ہے۔ دوسروں کا معاملہ ہو تو وہ ان کی کوتاہیوں کے چھپے ہوئے گوشوں تک کو پا لیتا ہے۔

شاہراہ انسانیت کی روشن قندیلیں

علماء کی قدردانی

مولانا منظور احمد الحسینی

عاقل الاندلس

حضرت یحییٰ بن یحییٰ لیثیؒ امام مالکؒ کے خاص شاگردوں میں سے تھے کافی عرصہ مدینہ میں ان کے ساتھ رہتے تھے۔ کہتے ہیں ایک مرتبہ وہ امام مالکؒ کی مجلس میں حاضر تھے اور دیگر رفقاء بھی تھے اتنے میں کسی نے کہا: ہاتھی آرہا ہے۔ امام مالکؒ کے تمام اصحاب اٹھ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے حضرت یحییٰ نہیں اٹھے امام مالکؒ نے کہا "کیا بات ہے تم کیوں نہیں گئے؟ تمہارے ملک میں بھی تو ہاتھی نہیں ہوتا" انہوں نے کہا میں اندلس سے اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو دیکھوں اور آپ سے علم اور ہدایت حاصل کروں، مجھے ہاتھی نہیں دیکھنا۔ مالکؒ ان سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا "عاقل الاندلس" (اندلس کا سب سے بڑا عاقل آدمی) ہے۔ (تاریخ وادب اندلس)

علماء کی قدردانی

خلیفہ الحکم ثانی المستنصر باللہ بڑے اونچے اخلاق کا انسان تھا رحم دل بے حد تھا اکثر عدل حکمی سے چشم پوشی کرتا، علماء کرام کا بڑا احترام کرتا ایک روز کا واقعہ ہے کہ فقیہ ابو ابراہیم مسجد ابو عثمان میں وعظ کہہ رہا تھا ہزارہا علماء و طلباء ان کے وعظ میں تھے کہ سلطانی خواجہ سرا مسجد میں آیا اور فقیہ سے کہا "خلافت پناہ یاد فرماتے ہیں اور منتظر ہیں" فقیہ نے جواباً کہا کہ میں امیر المومنین کے حکم کی تعمیل کرتا لیکن تم دیکھ رہے ہو میں خانہ خدا میں اپنے معبود برحق کے کام میں مشغول ہوں یہاں سے فارغ ہو کر ہی مل سکتا ہوں یہ کہہ کر فقیہ وعظ کہتا رہا خواجہ سرا ڈرتے ڈرتے خلیفہ کے پاس حاضر ہوا اور جواب پہنچایا اور پھر مسجد میں آکر فقیہ سے کہا امیر المومنین نے بعد سلام کے کہا ہے کہ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ آپ خدا تعالیٰ کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ بعد ختم وعظ فقیہ کو دربار میں آنے کے لئے خواجہ سرا نے کہا فقیہ بولا خلیفہ سے کہنا میں کمزور بہت ہوں۔ باب الصنع جو مسجد سے قریب ہے آپ کھلوا دیجئے تو میں آؤں وعظ کے بعد وہ دروازہ کھلا تو ابراہیم گئے خلیفہ بے حد اعزاز و اکرام سے پیش آیا۔

ایک دفعہ سلطان عبدالرحمٰن ثانی نے علماء کے سامنے امام یحییٰ سے مخاطب ہو کر کہا مجھ سے یہ سخت خطا سرزد ہوئی ہے کہ میں رمضان میں دن کو محل میں چلا گیا اس کا کفارہ کس طرح ممکن ہے حضرت یحییٰ نے تمام علماء کے سامنے کہا دو ماہ متواتر روزے رکھو تو تمہاری بخشش کی صورت ہو سکتی ہے حاضرین یہ سن کر خاموش ہو گئے جب علماء دربار سے اٹھ آئے تو امام یحییٰ سے خلیفہ نے پوچھا کیا امام مالکؒ نے اس کفارہ کا بدل بھی کوئی بتایا ہے؟ جواب دیا کہ معاملہ ضرور ہے لیکن اگر میں آپ کو اس سخت سزا کا معاملہ بتا دیتا تو آپ کو پھر اس گناہ کے کرنے کی جرأت ہوتی۔ اس پابند شریعت بادشاہ کی ہمت کو دیکھنا چاہیے کہ انہوں نے امام یحییٰ کے حکم کی پوری تکمیل کی (اور دو ماہ متواتر روزے رکھے) (تاریخ ہسپانیہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بیٹے کے کپڑے پھٹ چکے تھے اور وہ یہی کپڑے پہن کر حصول تعلیم کے لئے مکتب جاتے تھے ان کے ہم درس مذاق اڑاتے تھے کیوں کہ وہ امیر المومنین کے بیٹے کو اس قسم کے لباس میں دیکھنے کے عادی نہ تھے بیٹا باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا باپ کے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ بیٹے کا مطالبہ پورا کر سکتا انہوں نے بیت المال کے خازن کی طرف رجوع کیا اور لکھا کہ میری تنخواہ کے حساب میں سے کچھ رقم پیشگی دی جائے تاکہ میں اپنے بیٹے کے لئے نئے کپڑے مہیا کرسکوں خازن نے امیر المومنین کے مکتوب کا جواب ان الفاظ میں دیا جب تک آپ ہمیں حکم دیتے رہیں گے ہم اطاعت کرتے رہیں گے لیکن جب آپ ہمیں ظلم و جور کا حکم دیں گے تو ہم نہیں مانیں گے (اب آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ مجھے ضمانت دیں کہ مہینہ ختم ہونے تک آپ زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کی اسی طرح خدمت کرتے رہیں گے تو جو کچھ آپ نے مانگا ہے میں دینے کو تیار ہوں۔

خازن کا یہ مکتوب امیر المومنین نے پڑھا تو بیٹے سے کہا اے بیٹے! اپنے انہی پھٹے پرانے کپڑوں میں جاؤ اگر لڑکے تم پر طعنہ زنی کرتے اور مذاق اڑاتے ہیں تو یاد رکھو تمہارا باپ نئے کپڑے مہیا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

(صفر میں علم وفقہ۔ بحوالہ انشاء دی خیابانیہ)

نقیب:۔ ہمارا سوال تمہارا کمال

جوابات:۔ ۱۔ سورۃ الکوثر (۲) حضرت اسامہ بن زیدؓ (۳) استنبول (۴) شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ (۵) قرآن مجید (۶) حضرت اویس قرنیؒ (۷) کشمیر، فلسطین، قبرص، اریٹیریا۔ (۸) حضرت خالد بن ولیدؓ (۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔

مگر جب معاملہ اپنا اور اپنے متعلقین کا ہو تو وہ ایسا بے خبر ہو جاتا ہے جیسے وہ کچھ جانتا ہی نہیں۔ مگر خدا کے یہاں جو چیز کام آئے گی وہ اپنی غلطیوں کو جاننا ہے نہ کہ دوسروں کی غلطیوں کا ماہر بننا۔ جو شخص دوسروں کی غلطیوں کو جانے مگر اپنی غلطیوں کو نہ جانے وہ صرف اللہ کے سامنے یہ حجت قائم کر رہا ہے کہ اس کو اتنی سمجھ تھی کہ وہ اپنی غلطیوں کو جان لے مگر اس کی سرکشی نے اس کو اندھا بہرہ بنا دیا۔ آنکھ رکھتے ہوئے اس نے نہ دیکھا اور کان رکھتے ہوئے اس نے نہ سنا۔ ایسے آدمی کے لئے خدا کے یہاں سخت سزا کے سوا اور کچھ نہیں۔

انسان کے اندر اللہ نے بھلائی اور برائی کی پہچان رکھی ہے تاکہ وہ جہنم کے راستے سے بچے اور جنت کے راستہ کا مسافر بنے۔ مگر جس آدمی کا یہ حال ہو کہ وہ خود خلاف حق باتوں میں مبتلا ہو اور دوسروں کو حق کی تلقین کرے، اس نے اپنی پہچان کو صرف اپنے جہنمی سفر کو تیز تر کرنے میں استعمال کیا، کیونکہ اس قسم کی تلقین صرف ایک جرم ہے نہ کہ کوئی حقیقی عمل۔

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محمد اقبال، حیدرآباد

حفصہؓ نام۔ قریش کے خاندان عدی سے تھیں۔ حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئی ـــــ سلسلہ نسب عدی بن لوئی تک پہنچتا ہے۔ جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں پشت میں جد تھے۔ والدہ ماجدہ حضرت زینبؓ بنت مظعون تھیں جو بڑی جلیل القدر صحابیہ تھیں۔

حضرت حفصہؓ بعثت نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپ کا پہلا نکاح حضرت خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی سے ہوا جو بنو سہم سے تھے۔ وہ دعوت حق کی ابتدا میں شرف اسلام سے بہرہ ور ہوئے اور حضرت حفصہؓ بھی ان کے ساتھ ہی سعادت اندوز اسلام ہوگئیں۔

دونوں نے مدینہ ہجرت کی۔ غزوہ بدر میں شرکت کی غزوہ اُحد میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شدید زخمی ہوگئے جانبر نہ ہو سکے اور شہادت نصیب ہوئی۔ جناب حفصہؓ بیوہ ہوگئیں اس وقت آپ کی عمر بائیس سال تھی۔

جب ان کی عدت کا زمانہ پورا ہوگیا تو حضرت عمر فاروقؓ کو ان کے نکاح ثانی کی فکر ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا تو وہ خاموش رہے۔ حضرت عثمانؓ سے کہا تو انہوں نے جواب دے دیا حضرت عمر فاروقؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام حالات بیان کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حفصہؓ کی شادی اس شخص سے ہوگی جو عثمانؓ سے بہتر ہے۔ اور عثمانؓ کا نکاح اس سے ہوگا جو حفصہؓ سے بہتر ہے

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لیا

اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کی رگوں میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا خون تھا۔ شکوہ و دبدبہ زیادہ رکھتی تھیں پہلے آپ کے مزاج میں کچھ تیزی تھی۔ مگر معلم اخلاق شوہر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے انتہائی منکسر المزاجی اور تواضع و خدمت گزاری کے جواہر آبدار کی مالک بنیں۔ ملنساری و خوش اخلاقی خاص اوصاف بن گئے۔ غرباء کی خدمت گزاری کو فخر جانتیں، نہایت عبادت گزار۔ رات رات بھر نماز میں کھڑی رہتیں۔ عموماً روزے رکھتیں۔

حافظ ابن عبدالبرؒ نے "الاستیعاب" میں یہ حدیث ان کی شان میں بیان کی ہے: کہ ایک مرتبہ جبرئیل امینؑ نے حضرت حفصہؓ کے بارے میں یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہے "وہ بہت عبادت کرنے والی بہت روزے رکھنے والی ہیں (اے محمدؐ) وہ جنت میں بھی آپؐ کی زوجہ ہیں

حضرت عائشہؓ سے بہناپا تھا۔ اکثر معاملے میں ایک دوسرے کی شریک رہتیں۔

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ سے ساٹھ حدیثیں منقول ہیں جو آپؓ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں آپ حافظ قرآن بھی تھیں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؓ سے ہی امانت میں رکھا ہوا نسخہ قرآن منگا کر حضرت زید بن ثابتؓ کے جمع ہوئے نسخہ سے مقابلہ کرکے واپس کر دیا پھر خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد خلافت میں منگوا کر اس کی نقلیں کروائیں اور اطراف ممالک خلافت میں بھجوائیں۔

آپؓ نے انسٹھ سال کی عمر مبارک ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی گورنر مدینہ مروان نے نماز جنازہ پڑھائی جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

بدبخت ہیں جو آپ پر طعن کرتے ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک تقریر میں کیا خوب طنز کیا تھا۔ شاہ صاحب نے فرمایا:

"آج جو عورتیں ساری ساری رات سینما میں رہیں وہ تو مومن اور وہ جن کے گھر میں پیغمبر آخر الزمانؐ موجود ہوں وہ منافق؟ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے۔

بقیہ: قتل وخون ریزی

سے ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مہلک امور سے بچو۔ سوال کیا یا رسول اللہ وہ سات مہلک چیزیں کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا،

(۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا (۳) اس شخص کا قتل کرنا جس کا خون بہانا اللہ نے حرام کیا ہے۔ (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد میں میدان کارزار سے پیٹھ دے کر بھاگنا جبکہ گرما گرمی کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہو۔ (۷) پاک دامن بھولی بھالی ایماندار عورتوں پر بہتان لگانا۔

(صحیح مسلم)

حدیث شریف میں ہے کہ ایماندار نیکیوں اور بھلائیوں میں بڑھتا رہتا ہے۔ جب تک وہ ناحق خون نہ کرے۔ اگر ایسا کرے تو وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیرؒ سورہ بقرہ آیت ۹۳ کی تفسیر بحوالہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان (بھائی) کو گالی دینا فسق و فجور ہے۔ اور قتال و خون ریزی کفر کا ہم پلہ ہے۔ (تجرید صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں فہیم سلیم اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تھوڑی دیر

اللہ والوں کی مجلس میں

۱۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ جب شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اول اول فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا تو دہلی والے بہت بگڑے اور شاہ صاحبؒ کو فتحپوری کی مسجد میں گھیر لیا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ شاہ صاحبؒ کے پاس بھی تلوار تھی۔ بس شاہ صاحب تلوار کے ہاتھ گھماتے ہوئے باہر نکل آئے۔ کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ جو کچھ کر سکے۔

(ملفوظات حسن العزیز)

۲۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا لفظ۔ گھونسا کے مرادف کتنے ہو سکتے ہیں شاہ صاحبؒ نے گنوانا شروع کئے تو گیارہ لغت ہوئے اس شخص نے کہا کہ مجھے تو تمام عمر میں سات لغت ملے تھے

(حسن العزیز)

۳۔ حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ میں ایک شخص کو دیکھا جس کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے تھا۔ آپ نے بعد وعظ اس سے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ خلوت میں بٹھا کر یوں فرمایا کہ بھائی میرے اندر ایک عیب ہے کہ میرا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ڈھلک جاتا ہے اور حدیث میں یہ وعیدیں آئی ہیں اور آپ اپنا پاجامہ دکھلانے کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خوب غور سے دیکھئے کہ کیا واقعی میرا خیال صحیح ہے یا محض وہم ہے اس شخص نے شاہ صاحب کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا کہ حضرت آپ کے اندر تو یہ عیب کیوں ہوتا البتہ میرے اندر ہے مگر اس طرح سے آج تک مجھے کسی نے سمجھایا نہیں تھا اب میں تائب ہوتا ہوں انشاءاللہ آئندہ ایسا نہ کروں گا۔

(ارواح ثلاثہ)

۴۔ حضرت امیر شاہ خان صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے مولوی عبدالقیوم صاحب سے سنا ہے۔ بڑے میاں (مولانا محمد اسحاق صاحبؒ) اور چھوٹے میاں (مولانا محمد یعقوب صاحبؒ) دونوں بھائی گھر میں داخل ہوتے تو دروازے پر جوتے چھوڑ جاتے مگر باوجود اس کے کہ وہاں جوتے کا محفوظ رہنا نہایت مشکل ہے۔ ان کا جوتہ کبھی چوری نہیں کیا یہ واقعہ دیکھ کر لوگ متعجب ہوتے اور ان حضرات سے پوچھتے کہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرات کا جوتہ چوری نہیں ہوتا وہ فرماتے کہ جب ہم جوتہ اتارتے ہیں تو چوروں کے لئے اسکو حلال کر جاتے ہیں اور چور کی قسمت میں حلال مال نہیں اس لئے وہ انہیں نہیں لے سکتے۔ یہ واقعہ بیان فرما کر خان صاحبؒ نے بیان فرمایا کہ میں نے یہ قصہ مولوی محمود حسنؒ (حضرت شیخ الہندؒ بقول مولانا تھانویؒ شیخ العالم) سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اصل میں تعلیم تھی شاہ عبدالقادر صاحبؒ کی جب شاہ صاحبؒ کے زمانہ میں اکبری مسجد میں سے جوتے چوری کئے جانے لگے تو شاہ صاحبؒ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنے جوتے چوروں کے لئے حلال کر دیا کرو پھر وہ نہ لیں گے۔

(ارواح ثلاثہ)

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گرنگی، مانسہرہ

قتل و خونریزی سنگین جرم ہے

محمد شفیع عمرالدین میرپور خاص

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ (الانعام آیت ۱۵۱)

حجۃ الوداع کے خطبہ مبارک میں من جملہ دیگر ارشادات اور احکام کے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:

□ اے مسلمانو! آگاہ ہو جاؤ۔ یقیناً تمہارے خون (جانیں) اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں، آپس میں تم پر ایسی ہی محترم (واجب الاحترام) ہیں جیسا کہ تمہارے آج کے دن (یوم عرفہ) کی حرمت، تمہارے محترم شہر (مکہ مکرمہ) میں، تمہارے اس قابل عظمت مہینہ (ذوالحجہ) میں۔ اور (ارشاد فرمایا) تم لوگ عنقریب (قیامت کے دن میدان حشر میں) اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے تو تمہارا رب تمہارے اعمال دریافت کریگا۔ (اور انسانوں کے عملوں کی جانچ پڑتال اور باز پرس ہوگی۔ تم لوگ ہرگز میرے دنیا سے رحلت کر جانے کے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ ایسے کہ ایک دوسرے کے (درپے قتل اور خون کے پیاسے ہو کر) گردنیں مارنے لگو۔ اور خوب سن لو! ہر وہ شخص جو (یہاں) حاضر ہے۔ وہ میرا پیغام ہر اس شخص کو پہنچا دے جو (یہاں) حاضر نہیں ہے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ جن کو یہ فرمان پہنچایا جائے وہ اس کو زیادہ محفوظ (یاد) رکھنے والے ہوں گے، بہ نسبت بعض ان لوگوں کے جنہوں نے فرمان سنا ہے۔ خبردار ہو جاؤ! میں نے تم کو (خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا۔ (تجرید صحیح مسلم)

فرمان "زیادہ محفوظ" اس کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے

باقی صفحہ ۸ پر

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

قاری معاویہ القاسمی کراچی

ھندوستان کے ملی سیاست کے افق پر جن مجاہدین کا نام عظمت و احترام کا حامل ہے اُن میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی نور اللہ مرقدہ کا نام نامی مرکزی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہے۔

ولادت

مولانا شیخ الہند ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ء بمقام بریلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولوی عبداللطیف صاحب اور مولوی مہتاب علی صاحب سے حاصل کی۔

دیوبند میں داخلہ اور فراغت

اس کے بعد ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کو جب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی، آپ اس وقت پہلے شاگرد کی حیثیت سے اس مدرسہ میں داخل ہوئے اس وقت کے استاد حضرت مولانا ملا محمود صاحب تھے۔ آخر یہ ہوا ایسے استاد پر جن کے تلمذ کے فیض نے ایک محمود الحسن نامی شخص کو شیخ الہند بنا کر عالم اسلام پر عظیم احسان فرمایا۔

تدریس و تعلیم کا سلسلہ

۱۸۷۳ء میں جب آپ تعلیم حدیث سے فارغ ہوئے تو آپ مستقل طور پر دارالعلوم ہی میں مدرس کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔

پہلا سفر حجاز

سن ۱۲۹۴ھ میں اکابرین دیوبند کا قافلہ جب حج کے لئے روانہ ہوا تو آپ بھی ہمراہ ہوگئے۔ اس وقت مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا مظہر صاحب (جن کے نام پر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور قائم ہے) شریک قافلہ تھے اسی سال ربیع الاول میں آپ واپس تشریف لے آئے۔ اور تعلیم و تدریس میں مشغول ہوگئے۔ ۱۸۸۰ء میں جب حضرت نانوتوی کی وفات کا سانحہ پیش آیا تو دارالعلوم کی پوری ذمہ داری آپ کے سپرد ہوگئی۔ آپ کے دور میں دارالعلوم کو جو ترقی نصیب ہوئی وہ قابل تحسین ہے

شیخ الہند کا حلقہ درس اور تعلیمی کمالات،

حضرت شیخ الہند کا حلقہ درس نہایت مہذب اور نہایت شائستہ ہوتا تھا آپ کے درس میں دوسرے مدارس کے فارغ التحصیل علماء شریک ہو کر علم کے بحرِ بے کراں سے نکالنے کے لئے ہر سال جوق در جوق آتے تھے، علم حدیث، علم تفسیر علم معانی، علم فلسفہ، اور علم منطق کے علاوہ ہمہ عصری علوم پر آپ کو مکمل دسترس تھی، آپ کی جامع اور مبسوط تقریر پر علماء اور بڑے بڑے محقق دنگ رہ جاتے تھے، آپ جب کسی کتاب کے مباحث پر بحث شروع کرتے تو معلوم ہوتا کہ علم کا ایک سمندر ہے جس میں اعتراضات و شبہات کے تنکے بہے جا رہے ہیں۔

قوتِ استدلال

قوتِ استدلال میں آپ اپنی مثال آپ تھے، شیخ الہند کے الزامی اور مسکت جوابات پر ذہین سے ذہین طالب علم حیران رہ جاتے تھے۔ آپ کا حلقۂ درس دیکھ کر سلف صالحین اور اکابر محدثین کا نقشہ نظروں میں پھر جاتا تھا۔ آپ کے بیان میں قرآنی آیات کا انبار احادیثِ نبویہ کی کثرت اور ائمہ اربعہ کے مذاہب تشریح صحابہ و تابعین فقہاء و مجتہدین کے اقوال کا صحیح محل تدریس کی رعنائیوں میں ایک خاص چاشنی پیدا کر دیتا تھا۔ حافظہ کی اتنی کثرت تھی آپ کو عرصہ دراز کی یاد کی ہوئی عربی، فارسی اور اردو کی عبارتیں ہر وقت یاد رہتی تھیں ؎

بینی اندر خود علوم انبیاء
بے کتاب و بے معید و اوستا

آپ کی متعدد تصانیف میں قرآن کریم کا ترجمہ شیخ الہند لاثانی یادگار ہے۔ آپ کے علمی کمالات کو جاننے کیلئے (علماء دیوبند اور ان کی خدمات) کتاب ملاحظہ فرمائیں

دوسرا سفر حجاز

ماہ جمادی اولیٰ ۱۳۳۳ھ میں سینتیس سال کی تدریس کے بعد شیخ الہند کا دوسرا سفر حجاز مشہور ہوا۔ اس وقت عالمی تحریک انقلاب عرف ریشمی رومال، خفیہ طور پر شروع ہو چکی تھی، جس کی تکمیل کے لئے شیخ الہند نے مولانا عبیداللہ سندھی کو کابل، انگورہ ترکی، روس اور دوسرے برطانوی زیر اثر ممالک میں روانہ کیا تھا اس تحریک کا مقصد چاروں طرف سے ہندوستان کی انگریزی حکومت پر حملہ اور اندرونی بغاوت کرنا تھا اس سلسلے میں شیخ الہند گورنر حجاز غالب پاشا وزیر جنگ، انور پاشا سے ملاقات کرنا چاہتے تھے، چنانچہ یہ سفر حجاز اس مقصد کی کڑی تھی۔

اس تحریک کے دستاویزات کو صد درجہ مخفی رکھا گیا تھا مگر برطانوی سی آئی ڈی اور مخبر سراغرسانی کی بدولت انگریز کو اس تحریک کا علم ہو گیا جس کے باعث ان حضرات کو ظاہری ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

شیخ الہند کی گرفتاری اور مالٹا روانگی

مدینہ منورہ میں شیخ الہند نے گورنر حجاز اور انور پاشا سے بند کمرے میں ملاقاتیں کی۔ انہوں نے ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا۔ اس کے بعد آپ مدینہ سے مکہ اور وہاں سے طائف پہنچے۔ اس وقت شریف حسین والی مکہ نے ترکوں کے خلاف بغاوت کا اعلان کر دیا، دونوں حکومتوں میں گھمسان کی لڑائی شروع تھی

یہاں سے جب شیخ الہند اپنے مایۂ ناز شاگرد مولانا حسین احمد مدنی کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچے۔ وہاں انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے ایک فتوی آپ کے سامنے پیش کیا گیا جس کا مقصد ترکوں کے خلاف ہندوستان کے مسلمانوں کو نفرت پر ابھارنا تھا۔ شیخ الہندؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اس فتوی پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس انکار نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ انگریز کو بہانہ مل گیا۔ برٹش گورنمنٹ کی طرف سے مکہ معظمہ میں گرفتاری ہوئی بعد ازاں شیخ الہند مع رفقاء مالٹا کے لئے بھیج دیئے گئے تھے۔ راستہ میں قاہرہ کی کال کوٹھڑی میں آپ کو تیس روز تک رکھا گیا۔ یہیں انگریزی حکومت کی طرف سے سوال و جواب ہوئے اس میں انہوں نے نہایت غیورانہ التفات سے شاہانہ طرز فکر کا ثبوت دیا۔ اس کے بعد یہ حضرات اسکندریہ سے ہوتے ہوئے مالٹا لے جائے گئے۔ جہاں انہوں نے قید آزادی کے چار سال گزارے۔ اس وقت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم نصرت حسین، مولانا وحید احمد، مولانا عزیز گل آپ کے ساتھ تھے۔ اس قید خانہ میں حکیم صاحب کا انتقال ہوا۔

حکیم صاحب کے انتقال پر شیخ الہند نے بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے فرمایا: "اے زمین و آسمان کے مالک ہندوستان کی آزادی کے لئے اگر ہمارا جنازہ بھی اس جزیرہ سے اٹھے تو ہمیں منظور ہے لیکن دو سو سال سے غلامی میں الجھی ہوئی قوم کو آزادی نصیب فرما۔" آمین

مالٹا سے رہائی

چنانچہ ہندوستان کے عوام الناس اور رہنماؤں کے احتجاج پر اپریل ۱۹۲۰ء کو حکومت کی طرف سے رہائی کا اعلان کر دیا گیا۔ دو ماہ بعد جون ۱۹۲۰ء کو شیخ الہند ہندوستان پہنچے، اس کے بعد آپ نے تحریک خلافت کے متعدد اجلاسوں کی صدارت فرمائی۔

شیخ الہند کی علالت اور انتقال

ابھی مالٹا سے آئے ہوئے چند ہی ماہ گزرے تھے کہ شیخ الہند علیل ہوئے۔ رفتہ رفتہ ضعف بڑھتا گیا بالآخر

باقی صفحہ ۳۰ پر

امیر شریعتؒ کی یاد میں

خطیبِ اعظم اسلام فخرِ بزمِ ایمانی
جمالستانِ عرفاں تھی تری پُرنور پیشانی
دِلوں کا ذکر کیا روحوں کو گرماتی رہی برسوں
فضاؤں میں ترے الفاظ کے جرس کی تابانی
چراغِ محفلِ ختمِ رسالت بن کے چمکی ہے
تری آنکھوں کے حجروں میں ضیائے شمعِ ربانی
جہادِ حُریت میں رہبرانہ شان کے صدقے
کرے گی ناز تجھ پر حشر تک تاریخِ انسانی
محمدؐ کی غلامی تیرا تاجِ زندگانی تھی!
ہمیشہ تو نے ٹھکرایا غرورِ تاجِ سلطانی
وقارِ بوذری تھا تیری درویشی کی رگ رگ میں
فقیرانہ ادا تھی ہم مزاجِ فقرِ سلمانی
بہاروں میں بھی میرے دل کا غنچہ کھل نہیں سکتا
تیری راہوں پہ چل سکتا ہوں لیکن مل نہیں سکتا

★ علامہ انور صابری

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

بے نمازی کی سزا

سائل امتیاز قمر، کوئٹہ

س: بے نمازی کے لئے اسلام کے کیا احکامات ہیں کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوتا اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے میں نے سنا ہے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اُسے قتل کیا جائے کیا یہ صحیح ہے اور اسی طرح سنا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کہتے ہیں کہ اسے (بے نمازی) کو مار ڈالا جائے اس کی لاش کو گھسیٹ کر شہر سے باہر پھینک دیا جائے کیا یہ بھی حقیقت ہے؟ ویسے زیادہ لوگوں سے میں نے یہ سُنا ہے کہ وہ اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا یعنی اگر وہ زبان سے کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو کافر ہو جاتا ہے ورنہ چاہے نماز پڑھے یا نہ پڑھے وہ کافر نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ کافر یا مرتد نہیں ہوتا تو اسے قتل کا حکم کیوں دیا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید میں بھی کسی مسلمان کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا گیا برائے مہربانی مجھے امام مالکؒ، امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ امام ابوحنیفہؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ان کے بے نمازی کے بارے میں صحیح صحیح مسائل بھی بتا دیں۔

ج: تارک صلوٰۃ اگر نماز کی فرضیت ہی کا منکر ہو تو باجماع اہل اسلام کافر و مرتد ہے (اِلّا یہ کہ نیا مسلمان ہُوا ہو اور اسے فرضیت کا علم نہ ہو سکا ہو یا کسی ایسے کورہ میں رہتا ہو کہ وہ فرضیت سے جاہل رہا ہو۔ اس صورت میں اس کو فرضیت سے آگاہ کیا جائے گا۔ اگر مان لے تو ٹھیک، ورنہ مرتد و واجب القتل ہوگا) اور جو شخص فرضیت کا تو قائل ہو مگر سستی کی وجہ سے نہ پڑھتا ہو تو امام ابوحنیفہ مالک، شافعی اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک وہ مسلمان ہے اور امام احمدؒ کی ایک روایت میں وہ مرتد ہے۔ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے اگر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک، ورنہ ارتداد کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے، اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن نہ کیا جائے بالغرض اس کے تمام احکام مرتدین کے احکام ہیں۔

امام مالک، امام شافعی کے نزدیک اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق اگرچہ بے نماز مسلمان ہے مگر اس کی سزا قتل ہے۔ اِلّا یہ کہ وہ توبہ کرے۔ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے گی اور ترک نماز سے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اگر توبہ کرلے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہو جائے گی ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور قتل کے بعد اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ الغرض اگر بے نماز توبہ نہ کرے تو ان حضرات کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے، اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بے نماز کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو ہمیشہ قید رکھا جائے گا اور روزانہ اس کے جوتے لگائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ترک نماز سے توبہ کرلے۔ ان مذاہب کی تفصیل فقہ شافعی کی کتاب شرح مہذب (ص ۱۹ ج ۳) اور فقہ حنبلی کی کتاب المغنی (ص ۲۹۸ ج ۲ مع شرح الکبیر) اور فقہ حنفی کی کتاب فتاویٰ شامی (ص ۳۵۲ ج ۱) میں ہے۔ جو حضرات بے نمازی کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ سب سے بڑا جرم ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اور بھی دلائل ہیں۔ حضرت پیران پیر شاہ عبدالقادر جیلانی کی کتاب دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ مگر وہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں اور میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ امام احمدؒ کی روایت میں بے نماز مرتد ہے اور اس کے ساتھ مرتدین جیسا سلوک کیا جائے گا۔ اس لئے اگر حضرت پیران پیرؒ نے یہ لکھا ہو کہ بے نماز کا کفن دفن نہ کیا جائے بلکہ مردار کی طرح گھسیٹ کر اس کو کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے تو ان کے مذہب کی روایت کے عین مطابق ہے۔

رضاعت کا مسئلہ

مختار محمد خان، کراچی

س: سلمیٰ اور عقیلہ دو سگی بہنیں ہیں، سلمیٰ کا لڑکا صغیر حسین جب چھ سال عمر کا تھا اس وقت عقیلہ کا لڑکا کبیر عمر ۹ ماہ تھا کہ عقیلہ نے ایک چمچ اپنا دودھ دوا میں ملا کر صغیر حسین کو پلایا تھا۔ اس کے بعد عقیلہ کے چار لڑکے لڑکیاں اور پیدا ہوئیں عقیلہ کا چوتھا لڑکا کرار حسین جوان ہوگیا۔ جبکہ صغیر حسین کی لڑکی جمیلہ جوان ہوگئی۔ اور انڈیا میں دونوں کا نکاح کر دیا گیا۔ فتویٰ دیجئے کہ صغیر حسین کی لڑکی جمیلہ اور عقیلہ کا لڑکا کرار حسین کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں۔

ج: چھ سال کے بچے کو دودھ پلانے سے حُرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے صغیر حسین کی لڑکی سے عقیلہ کے لڑکے کا نکاح صحیح ہے۔

ہر ہفتہ صفائی افضل ہے

خالد محمود، کراچی

س: زیر ناف بال کا حدود اربعہ کہاں سے کہاں تک ہے؟

ج: ناف سے لے کر رانوں کی جڑ تک اور شرم گاہ (آگے اور پیچھے) کے اردگرد جہاں تک ممکن ہو صفائی کرنا ضروری ہے، ہر ہفتہ صفائی افضل ہے، چالیس دن تک چھوڑنے کی اجازت ہے اس سے زیادہ وقفہ ممنوع ہے۔

س: عموماً ہم لوگوں میں مہر کی رقم ۵۰۔۳۲ ہوتی ہے کیا یہ

شرعی مہر ہے

ج : مہر کی کم سے کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی مالیت ہے۔ اس سے کم جائز نہیں۔

س : کیا مہر معاف کرانا چاہیے یا ادا کردینا چاہیے۔ اگر دینا چاہے تو کیا طریقہ ہے اور نہیں تو کیا۔ نیز مؤجل اور معجل کیا اصطلاحات ہیں۔

ج : مہر ادا کرنے کے لئے ہوتا ہے معاف کرانے کے لئے نہیں مہر کا مطالبہ عورت جب چاہے کرسکتی ہے مؤجل اور غیر مؤجل محض الفاظ ہیں جو سوچے سمجھے بغیر لکھ دیے جاتے ہیں۔

اے طالب علمو! تم لوگوں نے جس طرح اسلام کو سینے سے لگائے رکھا ہے آج بھی سنبھالے رکھو کیا ہوا اگر آج بازار مندا ہے گاہک کا گزر ادھر سے نہیں ہوتا وہ چمکیلی چیز کو سونا سمجھ رہا ہے حالانکہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگوں کو کھرے کھوٹے کی پہچان ہوجائے گی۔ تم قال اللہ اور قال الرسول کی شمع جلائے رکھو کوئی ایک اللہ والا آئے گا تو کایا پلٹ جائے گی۔

؎ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اے انسانو! حضور اکرم خدا کے آخری رسول ہیں آپ کی موجودگی میں کسی بھی کذاب و دجال اور جھوٹے کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے والوں پر پابندی لگانے والوں کو سوچنا چاہیے کہ وہ قرآن کی تعلیمات پر پابندی لگانا چاہتے ہیں یہ ہرگز نہ ہوگا قرآن کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے ختم نبوت کا عقیدہ بیان کرنے سے روکنے والو سن لو! (مرزائی) تم خود مٹ جاؤ گے تمہارا نام و نشان باقی نہ رہے گا لیکن قرآن مجید اسلام اور عقیدہ ختم نبوت ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم اور زندہ تابندہ رہے گا۔

؎ یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

اسلام آج مہمان ہے مگر....

حافظ محمد طیب ، رحیم یار خان

سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے فرمایا یہ درست ہے کہ اسلام آج اجنبی اور غریب مہمان ہے مگر ایک بات یاد رکھو کہ یہ مہمان ہے بڑا وفادار یہ جس گھر میں آیا اسے مالا مال کردیا بھیڑ بکریاں چرانے والے اور اونٹوں کے راعیوں میں آیا تو انہیں دنیا بھر کے انسانوں کا راعی اور حکمران بنادیا یہ کمزوروں اور ضعیفوں میں آیا تو ناقابل تسخیر سپہ سالار اور فاتح بنادیا مالداروں میں آیا تو ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمان غنیؓ ہوگئے کالے کلوٹے انسانوں میں آیا تو بلال حبشی ہوگئے کہ حضور اکرمؐ معراج کے موقع پر آسمانوں میں اس کے پاؤں کی آہٹ سنتے ہیں یہ غریبوں اور بے کسوں میں آیا تو ابوذر غفاریؓ نظر آتے ہیں غرض یہ مہمان جہاں گیا نقشہ تبدیل کرکے رکھ دیا یہ مصر، مراکش، ہسپانیہ اور دوسرے ملک اسی کے فیض یافتہ اسی کے مرہون منت ہیں۔

اسلام جہاں نہیں پہنچا وہاں آج تاریکی ہے وہاں کے لوگ روحانی کوڑھ اور اخلاقی بے راہ روی میں مبتلا ہیں۔

دیکھ لو!

آج ہر جگہ انسانیت دم توڑ رہی ہے سسک رہی ہے فتنہ و فساد بے چینی اور اضطراب نے ہر خطہ زمین پر ڈیرے ڈال لئے ہیں میرا یہ ایمان اور یقین ہے کہ اگر آج بھی دنیا اسلام کو یہی مرتبہ عطا کرے تو کایا پلٹ سکتی ہے۔

اطبائے کرام و معالجین حضرات
آیورویدک
جڑی بوٹیوں کے
کشتہ جات
اور
نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

چند حقائق و دلائل

محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

قادیانی گروہ اور انگریز — ایک اعتراض کا جواب

ہفت روزہ ختم نبوت کے پچھلے پانچ چھ شماروں میں قادیانی گروہ اور انگریزوں کے مابین نہایت گہرے تعلقات کے موضوع پر مضامین شائع ہوئے اسے مختلف ممالک اور شہروں کے علماء و عوام نے بیک نظر پسند کیا اور اسے ایک تاریخی مواد قرار دیا۔ جبکہ قادیانی کرم فرماؤں نے بھی اپنی عادت مستمرہ اور مرزا غلام احمد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اسے بے بنیاد قرار دیا۔ ان کرم فرماؤں کے خطوط میں سے ایک صاحب مسٹر مسعود احمد آف لندن کا ایک مراسلہ ان خطوط سے قدرے مختلف تھا اس لئے ان کی گذارشات پر توجہ کی اور آج کی مجلس میں انہی کی گذارشات کا جواب باصواب ملاحظہ فرمائیں موصوف لکھتے ہیں کہ!

مجھے کبھی نہ کبھی سے ہفت روزہ ختم نبوت (کراچی سے شائع ہونے والا) مل ہی جاتا ہے۔ اس میں آپ کے مضامین و مراسلات بھی بڑی توجہ سے پڑھتا ہوں آپ کی تحریر بڑی دلکش اور مبنی برحقیقت ہوتی ہے۔ آپ کا مضمون قادیانی جماعت اور انگریزی اقتدار بھی ملاحظہ کیا جس میں آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے والد محترم اور ان کے برادر عزیز اور خود موصوف کے حالات کی روشنی میں ناقابل انکار حقائق اور حوالوں سے ثابت کیا کہ یہ خاندان انگریزوں کا بڑا حامی اور ناصر تھا اور شاید آپ سے پہلے کسی نے اس موضوع پر اتنا سارا مواد اکٹھا نہ کیا ہوگا۔ جہاں یہ حقیقت قابل غور ہے وہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے انگریزوں کے خلاف بھی بڑا کام کیا ہے اور عیسائی پادریوں کا جواب دیا ہے آپ اس پر بھی تو روشنی ڈال دیں تو کرم نوازی ہوگی۔!

اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آپ ہی کی جماعت کے ایک بزرگ رہنما مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی بھی تو ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیتے تھے ان کی ایک کتاب اعلام اور اعلام بان ہندوستان دارالسلام اس وقت عام دستیاب تھی جس کی فوٹو کاپی آپ کے پتہ پر ارسال ہے آخر ان کی خدمات کو کیوں پوشیدہ رکھا جا رہا ہے؟ میرا مقصد بھی آپ کی طرح حقائق کی تلاش ہے اُمید ہے مایوس نہیں کریں گے!

۲۵ ستمبر ۸۵ء

الجواب: موصوف کی ان گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے انگریزوں کے خلاف بھی بڑا کام کیا ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بھی انگریزوں کی حمایت کے لئے کتاب لکھ چکے تھے!

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی اس بات میں کہاں تک سچائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں کے خلاف بھی بڑا کام کیا اور ان کے فتنہ عظیم کو روکا ہے۔ ہم دیگر شہادتوں کو ایک طرف رکھ کر اس باب میں مرزا صاحب کی اپنی شہادت ہی کافی سمجھتے ہیں ان کی اپنی تحریر سے بڑھ کر اور کوئی بیان اس مسئلہ کی وضاحت نہیں کر سکتا مرزا غلام احمد آنجہانی عیسائی پادریوں کی وہ سخت تحریریں جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تحریر کی تھیں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ!

مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاکہ سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا کیونکہ عوض معاوضہ قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ و غضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا سو میری یہ پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزارہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آچکے تھے یک دفعہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے کیونکہ انسان کی عادت ہے کہ جب سخت الفاظ کے مقابل پر اس کا عوض دیکھ لیتا ہے تو اس کا وہ جوش نہیں رہتا

بائیں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ بھی نسبت نہ تھی ...... سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۱۴۱ صفحہ ۱۴۲)

مرزا غلام احمد قادیانی نے جن سخت تحریرات کا ذکر کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ تحریر سخت نہیں بلکہ بہت ہی نرم بلکہ بقول مرزا "گویا کچھ بھی نسبت نہیں" ہے۔ ان تحریرات کا مقصد کیا تھا ایک اور جگہ دیکھئے۔

ان تحریروں سے میرا مدعا یہ تھا کہ عوض معاوضہ کی صورت دیکھ کر مسلمانوں کا جوش رک جائے سو اگرچہ حکمت عملی کی تحریروں سے مسلمانوں کو فائدہ تو ہوا اور وہ ایسے رنگ کا جواب پا کر ٹھنڈے ہو گئے الخ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۵)

عیسائی پادریوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو جو گستاخیاں اور بدتمیزیاں کیں ہیں وہ مجموعہ اشتہارات میں دیکھی جا سکتی ہیں کہ کس قدر دیدہ دلیری کا مظاہرہ کرتے تھے مگر مرزا غلام احمد قادیانی ان تحریرات اور کفریات پر محض انگریزوں کی وجہ سے خاموش رہتے تھے اور ان کے قدموں میں سر جھکائے محو مراقبہ رہا کرتے تھے۔ تف ہے ایسی اطاعت اور لعنت ہے ایسی شرافت پر کہ ایک طرف تو ہمارے آقا کو گالیاں دی جا رہی ہیں برا بھلا کہا جا رہا ہے اور مرزا آنجہانی انگریزوں کی پاسداری کی وجہ سے اپنے منہ پر چپ کی مہر باندھ چکا ہے۔ مرزا صاحب کے الفاظ پیش ہیں۔

اگر غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریروں کو جن کے افتراء یہاں تک نوبت پہنچی وہ جواب دیتے جو ان کی بد اصلی کے مناسب حال ہوتا مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت روکتی ہیں اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسری گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہئے تھا ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور ان کے ہاتھ کے اکسائے ہوئے آریوں سے کھا رہے ہیں یہ سب بردباریاں ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے۔ کیونکہ ان احسانات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۵۱ صفحہ ۱۵۲)

یہ ایک شرمناک واقعہ بھی پڑھ لیں۔

ایک عیسائی نے اسلام کے خلاف ایک کتاب امہات المومنین شائع کی تو مسلمانوں میں اس کے متعلق بڑا شور ہوا اور انجمن حمایت الاسلام لاہور نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور اس کی اشاعت کو بند کیا جائے مگر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اس تجویز کی مخالفت کی (ذکر حبیب از مفتی قادیان صفحہ ۹۰)

ان تحریرات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیحی تبلیغ کا مقابلہ کرنا اسلام کی خیر خواہی و ہمدردی کے لئے ہرگز ہرگز نہ تھا عیسائی طاقتوں کو ہر ممکن اضمحلال اور کمزوری سے بچانے کے لئے ایک حکیمانہ طریق کار تھا کہ کسی طرح بھی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا ہو جائے اور عیسائی حکومت مستحکم رہے اسلام کی خیر خواہی اگر کچھ بھی ان کے دل میں ہوتی تو ہرگز ایسی تحریر نہ ہوتی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عیسائیوں کا خود کاشتہ پودا ہی خود ان کے خلاف کام کرنے لگے۔ یہ جو کچھ دکھائی دے رہا ہے فقط ظاہر ہی ظاہر ہے حقیقت وہ ہی ہے جو خود مرزا صاحب سپرد تحریر کر چکے ہیں۔

جواب وسوال دوم۔ مراسلہ نگار نے دوسرا سوال کیا کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی بھی تو حمایت انگریز کے لئے کتاب لکھ رہے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا یہ کتابچہ ضرور موجود ہے اور اس میں ہندوستان کو دارالاسلام کہنے کا فتویٰ ضرور درج ہے لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا؟ ممکن ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ سیاسی حالات کے پیش نظر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے انگریزوں کی حمایت کی ہو اور اس کا فتویٰ دیا ہو۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا یہ اعتقاد اور عقیدہ ہرگز نہ تھا۔ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اسے الہام ربانی گردانتے تھے اور اس کو اپنا عقیدہ گردانتے تھے جس طرح توحید رسالت نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ عقائد ہیں اسی طرح مرزا صاحب کے نزدیک عیسائی طاقتوں کی حمایت، ان کی اطاعت و وفاداری، شکر گزاری، خدمت گزاری، مودت و محبت عقیدت و عظمت۔ تعریف و توصیف ایک عقیدہ تھا جس کا منکر مومن نہیں ہو سکتا تھا۔ مرزا صاحب نے یہ بات بہت کھل کر کہی ہے۔

اس گورنمنٹ کے حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں اور ناشکر گزاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے، اے نادانو گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ در حقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پُر امن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ اسی گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے (یہ خود کاشتہ پودا کی تشریح ہے) وہ لوگ میرے نزدیک سخت

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایک قادیانی کے خط کا جواب

جیسا منہ ویسی چپیٹ

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
مدیر مسئول ختم نبوت

ایک قادیانی نے مولانا محمد بلال خطیب جامع مسجد بالہم انگلینڈ کو ایک خط لکھا جس میں کچھ احادیث نبویہ پر اعتراض اٹھایا اور ساتھ ہی یہ سوالات بھی کئے کہ

۱ـــ نبوت ایک انعام ہے اور یہ امت اس انعام سے کیوں محروم ہے؟

۲ـــ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دونوں خدا کے قانون ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کے مطابق.. نشانہ بنے وغیرہ وغیرہ؟

مدیر ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب ان دنوں لندن میں مقیم تھے مولانا محمد بلال صاحب نے جناب باوا صاحب کو اس خط کا جواب لکھنے کے لئے کہا ذیل کا مضمون اس خط کا جواب ہے، جس انداز میں قادیانی کا خط تھا اسی انداز کا جواب ہے. گویا ـــــ جیسا منہ ویسی چپیٹ.

(محمد حنیف ندیم)

۱۵ دسمبر ۱۹۸۶ء

شری اشرف

نمستے رام رام

آپ کا خط بنام مولانا محمد بلال خطیب بالہم مسجد ملا. انہی کے حکم سے جواب لکھ رہا ہوں. ایک قادیانی ہونے کے ناطے سے یہی انداز اپنانا چاہیئے. قرآن و حدیث کا جو تمسخر اڑایا ہے اور جس طرح خدا اور مذہب اسلام کو جھوٹا کہنے سے گریز نہیں کیا وہ قادیانی ذہن کی عکاسی کرتا ہے کیا کریں آپ تو ایسا لکھنے پر مجبور ہیں "سلطان القلم" نے تو کسی کو معاف نہیں کیا ان کے قلم سے نکلی ہوئی گالیاں (جو انبیاء کرام، صحابہ کرامؓ، بزرگان امت، علمائے کرام، اور مسلمانوں کو) دی ہیں. اور وہ سب کی سب روحانی خزائن میں موجود ہیں ہم نے فہرست مرتب کر رکھی ہیں. فرمائش اگر ہو تو وہ "تبرکات" بھیجدوں شاید آپ کے "ذکر" میں کام آجائے. اور اس کی "ورد" سے مرزا کی قبر میں مزید ایندھن بنے

ہم آپ کو کچھ نہیں کہتے ـــــ آپ تو انہیں کے تربیت یافتہ ہیں

میں اس وقت بڑا حیران ہوا. جب آپ نے مولانا محمد بلال کو اپنے خط میں "سلام" سے خطاب فرمایا جبکہ "قادیانی شریعت" نے مسلمانوں کو سلام کہنا ناجائز قرار دیا ہے.

"اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کبھی سلام نہیں کیا ورنہ ان کو سلام کہنا جائز ہے"

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۹۹)

آپ کی منافقت پر مجھے خیال آیا کہ آپ نے دراصل مرزا قادیانی کے جھوٹ بولنے کی "سنت" کو زندہ کیا ہے. مرزا قادیانی جھوٹ بولنے، جھوٹی احادیث گھڑنے کے چیمپئین تھے. گالی دینے اور جھوٹ بولنے والوں کا عالمی ٹورنامنٹ ہوتا تو مرزا قادیانی "ورلڈ کپ" جیت جاتے.

آپ جب میرا یہ خط پڑھیں گے تو سوچیں گے شری! نمستے رام رام کیسے؟ ابھی بھول گئے ہیں کیا "تذکرہ" یعنی وحی مقدس تو آپ تلاوت کرتے ہوں گے اس "الہی کلام" کو پڑھنے کی مرزا محمود نے تلقین بھی کی ہے اور یہ کہ "تذکرہ" کی ترتیب میں (الہام لکھنے کے لئے) ایک برہمن کا بیٹا مسمیٰ شام لال بھی جس کی عمر بھی بارہ سال مرزا کے یہاں ملازم تھا. اسی تذکرہ میں مرزا قادیانی کو "اوتار" کرشن ردر گوپال کہا گیا ہے. میں نے سوچا کہ آپ بھی مرزا گوپال قادیانی کے امتی ہیں ایسے خطابات سے یقیناً مسرور ہوں گے لہٰذا مناسب سمجھا کہ انہی الفاظ سے آپ کو یاد کیا جائے.

مجھے افسوس ہے کہ آپ کو "قرآن و حدیث سے بعض الجھنیں پیدا ہوئیں ـــ یہ تو توقع کے خلاف نہیں اس لئے کہ (بقول مرزا محمود مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف ہے) جب آپ نے اپنا نبی الگ بنایا تذکرہ کتاب قرار پائی اور اس اسلام کو مردہ قرار دے دیا جس میں مرزا کا ذکر نہ ہو تو پھر الجھن کیسے نہ ہو؟

آپ کی الجھن بھی بالکل ابلیس کی طرح ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا. جب حضرت آدمؑ کو سجدہ کا حکم ہوا تو "الجھن" میں گرفتار ہو کر سجدہ کرنے سے انکار کیا. شری جی! آپ کی الجھنوں پر علمائے کرام نے ہزار ہا کتابیں تصنیف کر دی ہیں آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو ہمارا کیا قصور؟ اپنے دماغ کا علاج کروائیں کہیں ایسا تو نہیں کہ "مرزا گوپال" کی طرح "مالیخولیا" اور "مراق" کے مرض میں مبتلا ہو کر اپنا "حافظہ" کھو بیٹھے ہوں.

میں آپ کے سوالات کی تہہ تک پہنچ چکا ہوں. مقصد بھی جانتا ہوں. مرزا گوپال کو مسیح و مہدی منوانا. آپ ساتھ رہیں شوق سے، ہم وحشی اور حیوان بننا نہیں چاہتے. مرزا گوپال قادیانی کی تحریر ہے:

"اس کے (یعنی مسیح و مہدی کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی. یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی. وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام پس ان پر قیامت قائم ہوگی

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۳)

نتیجہ نکالنے میں آپ ماہر ہیں۔ آپ نے نتیجہ اپنے خط میں نکالا اب یہاں بھی نتیجہ نکالیے۔ دیکھئے اردو کی عبارت ہے تاویل نہیں چلے گی۔ مرزا کے مرنے یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے بعد پیدا ہونے قادیانی امت کے افراد — کون —

آپ کو شکایت ہے کہ اشتہار لکھنے والے نے کتاب کے الفاظ نہیں دیئے اور نہ ہی کتاب کا صفحہ نوٹ کیا گیا لہٰذا اس سے بیان مشتبہ ہو جاتا ہے "شری جی! مختصر اشتہار میں حوالہ کا لفظ بلفظ حوالہ لکھا جانا ضروری نہیں ہے۔ اگر حوالہ جات دیکھنا چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں۔ تشریف لائیے! ربوہ ریلوے اسٹیشن پر واقع محمدی مسجد میں آپ کا انتظار کریں گے۔ اصل حوالہ جات مع کتاب کے دکھائیں گے فرمائیے کب تشریف لا رہے ہیں۔ لندن تا لاہور تا ربوہ ٹکٹ ہم دیں گے۔ بشرطیکہ حوالہ جات دیکھ کر مرزا قادیانی پر لعنت بھیجنا ہوگی اور اسلام قبول کرنا ہوگا۔ ہاں! تسلی کے لئے مزید بہت سارے حوالہ جات بھی دکھائیں گے، سیرت المہدی تذکرۃ المہدی کی زیارت بھی کرائی جائے گی اور وہ اخبار بھی تیار رکھا ہے جس میں مرزا محمود چودھری ظفر کے ساتھ فرانس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھنے گئے تھے، مظہر ملتانی کی کتابیں تاریخ محمودیت در ربوہ کا پوپ — شفیق مرزا کی کتاب "شہر سدوم" بھی نظر گزری ہے یا نہیں؟ یہ تو گھر کے بھیدی تھے، دیکھئے ان باتوں سے خوش ہونا چاہیئے کہ ہم آپ کی کتابوں کے حوالے دکھا رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا، نبوت ایک انعام ہے — اگر نبوت انعام ہے تو چودہ سو سال میں ایک ہی نبی بنا۔ پیر قطب غوث اولیاء اس کے مستحق نہیں تھے۔ ہاں! مرزا کو جو نبوت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ملی بلکہ قادیانیوں کے اس خدا نے نبوت سے سرفراز جس نے "مرزا کو عورت قرار دیکر اپنی رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا" بھلا بتائیے ہم ایسے نبی کو کیوں مانیں جن کی بصیرت نہ صورت جس کو دس مہینہ حمل رہا ہو۔ وہ دردزہ سے دوچار ہوا ہو۔ جو نامرد بھی رہا جس کو مراق و مالیخولیا کا مرض لاحق

ہو، جن کا حافظہ خراب رہا ہو۔ سو سو دفعہ پیشاب آتا ہو۔ غیر محرم عورتوں سے پیر دبواتا ہو، جن کے نزدیک ی اور ے میں کوئی فرق نہ ہو۔ کیا ایسے شخص کو آپ نبوت جیسے مقدس منصب پر بٹھانا چاہتے ہیں۔

آپ کا آخری نکتہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا انجام کسی کو معلوم نہیں۔ اور یہ کہ یہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ شری جا اسود عنسی مسیلمہ کذاب کا حشر تو آپ کے سامنے ہے لیکن مسیلمہ پنجاب کا حشر معلوم نہیں کہ وہ اپنی مزعانگی موت ہیضہ میں مرا۔ "حیات ناصر" کتاب اٹھا کر دیکھ لیجئے اور ترقی .... ترقی تو کیا ہوتی ۱۹۰۸ء کے بعد تو وہ تنزلی شروع ہوئی کہ بھاگ گیا مجبوراً انگلینڈ

بھاگ گیا۔ "ولو تقول علینا" کا سبق کسی اور کو پڑھائیے۔ مرزا غلام قادیانی سے بہاء اللہ اچھا نکلا جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ وحی کے نزول کا دعویٰ کرتا رہا لیکن چالیس سال زندہ رہا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہا تھا۔ اخبار الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶، الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۹ نے بھی اسکی تصدیق کی ہے۔

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آیئے قادیانیت کو ترک کر دیجئے اور اسلام میں داخل ہو جائیں آپ نے فرمایا ہے کہ آپ جیسے بہت دوست ہوں گے جن کے ایسے خیالات ہوں گے۔ شری جی آپ جیسے قادیانی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں اگر ہمت ہے تو پاکستان میں اپنی گنتی کروا لیجئے پول کھل جائے گا۔

مولانا غلام رسول فیروز (م)

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۱۶

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت عمرؓ تلوار لیے پھرتے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ جس نے کہا کہ حضور وفات پا گئے ہیں اس کا سر اڑا دوں گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطبہ دیا۔ جس میں پڑھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسول ظاہر ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے یہ حضورؐ کی وفات کو ثابت کرنے کے لئے پڑھا تھا۔ اور گذشتہ انبیاء کی موت کو اس پر دلیل بنایا۔ لیکن کسی ایک صحابی نے اٹھ کر جواب یہ نہ کہا کہ گذشتہ انبیاء عظام میں سے عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور ہو سکتا ہے حضورؐ بھی آسمان پر اٹھائے گئے ہوں۔ (رسالہ ابن مریم)

جواب: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک سامنے موجود تھا تو ان کے آسمان پر جانے کا وہم حضرت عمرؓ یا دوسرے صحابہ کو کیسے ہو سکتا تھا۔ اور قد خلت من قبلہ الرسل سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگر وفات ثابت ہوتی ہے تو چاہیئے تھا۔ کہ یہ آیت نازل ہوتے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ثابت کر دیتی۔ دراصل دلیل یہ تھی کہ گذشتہ کئی انبیاء چونکہ وفات پا چکے ہیں۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پانا بھی آپؐ کی نبوت کے خلاف نہیں۔ اور یہ بھی خیال رہے۔ کہ صحابہ کرام وہاں بیٹھ کر حیات مسیح پر بحث نہیں کر رہے تھے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میت مبارکہ کو سامنے رکھ کر محض حضرت عمرؓ کا وہم رفع کیا جا رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوبارہ آکر ضرور مریں گے ان کا مرنا انکی نبوت کے خلاف نہیں، اس طرح حضرت عمرؓ کو تسلی دی گئی کہ انبیاء کا مرنا انکی نبوت کے منافی نہیں ہوا کرتا۔ صرف الفاظ پر ہی نہیں بلکہ مادۂ دلیل پر غور کرنا چاہیے۔

عربی سے تلخیص وترجمہ

ایک ارب پتی امریکی کا دعوائے نبوت

غلام نبی بٹ ـــــ ازکٹرکرتہ

گزشتہ سال کے اواخر میں امریکہ میں ایک اور جھوٹے کذاب کے جانشین نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ اس کو آسمان سے وحی ملی ہے نیز یہ کہ ۱۹۳۶ء سے جبکہ اس کی عمر سولہ سال تھی مسیح علیہ السلام سے اس کا رابطہ ہے ۔ مدعی نبوت جس کا نام "ریفرنڈ ریورنڈ سن مون" ہے اصلاً کوریائی ہے اور امریکہ کے بہت ہی امیر ترین لوگوں میں سے ہے یہ اپنی ہی قائم کردہ "عالمی انجمن برائے ادیان" کا صدر بھی ہے دعوائے نبوت کا یہ اعلان اس کی مذکورہ بالا انجمن کے نائب صدر چیانگ جوان کو اک" نے ترکی کے شہر استنبول میں اس کی اپنی طرف سے منعقد کردہ ایک عالمی کانفرنس میں کیا جس کو اس نے "کانفرنس برائے اتحاد عالم اسلامی" قرار دیا اور جس کا موضوع بھی اتحاد اسلامی اور باہمی مفاہمت" تھا یہ کانفرنس مورخہ ۱۹ سے ۲۲ ستمبر ۱۹۸۵ء کو ہوئی اس کانفرنس کا انعقاد مذکورہ بالا انجمن کے اس پروگرام کا حصہ ہے جس کے تحت اس نے اس طرز پر دیگر کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے یعنی سوئٹزرلینڈ میں یہودیوں کے اتحاد کی کانفرنس" اٹلی میں "مسیحیوں کے اتحاد کی عالمی کانفرنس" جاپان میں "بدھ مذہب سے متعلق لوگوں کے اتحاد کی عالمی کانفرنس اور سری لنکا میں ہندوؤں کے اتحاد کی کانفرنس استنبول میں منعقدہ کانفرنس میں جو چار دن جاری رہی سولہ ممتاز علماء اسلام شریک ہوئے انہوں نے اس موضوع سے متعلق اظہار خیال کیا۔ لندن سے شائع ہونے والے ممتاز عربی ہفت روزہ "المسلمون" کا وہ واحد نمائندہ تھا جس نے شروع سے آخر تک اس کانفرنس کو پوری طرح ریکارڈ کیا۔ "المسلمون" کے مطابق کانفرنس ختم ہونے سے ایک دن قبل" عالمی انجمن برائے ادیان" کا نائب صدر اور مدعی نبوت کا نمائندہ اور اس کا مقرب خاص چیانگ عنوان کی کی" کانفرنس میں داخل ہوا اور ایک تحریری بیان میں جس کو اس نے بذات خود سنسنی خیز قرار دیا "سن مون کے نبی ہونے کا اعلان کیا اور یہ کہ اس کو آسمان سے وحی ملتی ہے اور اس کا رابطہ پچاس سال سے مسیح علیہ السلام سے ہے۔ اور بقول اس کے اس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام "مومنین" کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا اور ان میں اتحاد قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس طویل بیان کے فوراً بعد اس نے تمام شرکائے کانفرنس کو رات کے کھانے کی دعوت دی جس میں سوائے ایک کے تمام علماء شریک ہوئے۔ "المسلمون" کے مطابق حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس کانفرنس کے تمام اخراجات بشمول شرکاء طعام و قیام اور ان کے سفر کے تمام اخراجات وغیرہ مذکورہ انجمن کے ایک یہودی رکن "فریڈرک کوخان" نے اپنی جیب سے برداشت کئے نیز مسلمانوں کی اس عالمی کانفرنس میں ایک کیتھولک پادری ڈاکٹر یوسف کلارک جو "سن مون" کے خصوصی معاونین میں سے ہے شریک ہوا جس کا کام کانفرنس میں ہونے والی تمام تقاریر پر تبصرہ کرنا تھا اس نے اپنے تبصرہ میں کہا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو منفرد سچا اور صحیح مومن تصور کرنا چھوڑ دیں بلکہ تمام دیگر ادیان مثلاً یہودیت اور ہندوازم کے "مومنین" کے ساتھ مفاہمت کریں یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ "سن مون" کے نزدیک لفظ مومن سے مراد مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب اور ادیان سے متعلق لوگ بھی مومن ہیں اور اس کا ہدف یہ ہے کہ تمام ادیان کو اکٹھا کر کے ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی جائے یعنی دوسرے معنی میں اس کا مقصد دین اسلامی حنیف اور خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی تنسیخ اور اس کو مسخ کرنا ہے اور یہ یہودیوں اور امریکیوں اور خصوصاً ماسونیوں کی اسلام کے خلاف سازش ہے جس کے پیچھے پورے یہودی وسائل ہیں جس کا مقصد جماعت مسلمہ میں انتشار اور افتراق ڈالنا ہے۔ جدید نبوت کے جھوٹے داعی اور اس کے افکار و نظریات کے خلاف علمائے عرب نے شدید احتجاج کیا ہے جو مسلسل جاری ہے۔ اس احتجاج میں مصر کی سنت اور سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اسلامی امور کی انجمن کے صدر ڈاکٹر محمد الطیب جامعہ الازہر نے فتویٰ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر عبداللہ جامعہ قاہرہ کے استاد ڈاکٹر عبدالصبور شاہین، روم کے اسلامی مرکز کے صدر ڈاکٹر عبداللہ عبدالشکور، کویت کی اسلامی علوم کی جامعہ کے صدر استاد محمد ذکی الدین قاسم اور دیگر علماء نے اپنے اپنے بیانات میں اسے دین کے پردے میں سیاست سے تعبیر کرتے ہوئے امت مسلمہ کے خلاف گہری سازش قرار دیا اور کہا کہ اسلام جو زندگی کے لئے مکمل ترین نظام حیات ہے کو مٹانے کی ایک یہودی سازش ہے انہوں نے دنیا کے تمام مسلمانوں سے اس سازش سے ہوشیار رہنے اور دین حنیف کا پوری طرح مسلسل انداز میں دفاع کرنے کی تلقین کی ہے اور اس سازش کو پوری طرح بے نقاب کر کے اس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے متحدہ آواز اٹھائیں۔ سن مون کون ہے۔ نمائندہ "المسلمون" کے مطابق وہ ۱۹۲۰ء میں کوریا میں پیدا ہوا۔ جب سولہ سال کا ہوا تو تمام مذاہب کی مشترکہ روحانی تعلیمات اور

انبیاء علیہم السلام اور دینی رہبروں کی سیرتوں کا مطالعہ کیا۔ ۱۹۷۲ء سے وہ امریکہ میں سکونت پذیر ہے اس دوران اس نے بعض بڑے بڑے سیاسی اور اونچی سوسائٹی کے لوگوں سے روابط قائم کئے انکم ٹیکس کے واجبات ادا نہ کرنے کے جرم میں اس نے INNECITCOT میں اٹھارہ ماہ جیل کاٹی اور اس سزا کے تاثر کو اس نے اپنی خوبی کے طور پر پیش کیا۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ اس کی دینی کاوشوں کا نتیجہ ہے اس کے پروگرام کو مغرب کی دنیا میں کوئی قابل ذکر حوصلہ افزائی نہیں ملی جبکہ فرانس برطانیہ اور مغربی جرمنی میں اس کے ہم خیال لوگوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز نہ کرسکی جس پر اس نے شکایت کے انداز میں ۱۹۸۳ء میں بیان دیا کہ وہ ایسا شخص ہے جس کے پروگرام میں لوگوں کو کوئی دلچسپی نہیں۔ سن مون جو صحافیوں سے کتراتا ہے تمام دنیا میں بڑے بڑے ٹھیکوں کے علاوہ بہت سی کمپنیوں اور جنوبی کوریا اور جنوبی امریکہ میں بہت سی قیمتی زمینوں کا مالک ہے نیز "مانتھاٹن" میں ایک بڑے ہوٹل NEWYORKER اور کئی جواہرات کی دوکانوں کا مالک ہے۔ سن مون نے متعدد تجارتی امور میں کامیابی حاصل کی مثلاً گزشتہ سال PARAGON HOUSE قائم کیا۔ جس کا کام اجتماعی اور مختلف علمی موضوعات پر مشتمل کتابوں کی تصنیف و تالیف ان کی چھپائی پھر ان کی تشہیر ہے نیز اس کے کامیاب کاموں میں سے ایک کام جس پر اسکو فخر حاصل ہے وہ اخبار "واشنگٹن ٹائمز" کا اجراء ہے جو کہ جاپان، نیویارک، شکاگو اور قبرص میں پڑھا جاتا ہے اور یہ اخبار تقریباً ۸۰ ہزار لوگوں تک اپنی آواز پہنچانے میں کامیاب ہوا ہے۔ بعض لوگ اس کی سیاسی حکمت عملیوں جو اسکی دینی تعلیم سے متعلق ہیں پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں جو اشتراکیت کے خلاف جاتی ہیں اور سیاسی اور دینی نیتوں پر شک کا اظہار کرتے

باقی صفحہ ۳۰ پر

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت

قرآن پاک کی روشنی میں!

مرسلہ: محمد رفیق نومسلم (سابق قادیانی)

قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

ترجمہ: اور اگر یہ ہمارے ذمہ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے بعد میں ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے (سورۃ الحاقہ)

تو کیا مرزا صاحب کے اللہ پر بہتان باندھنے سے دنیا میں کچھ سرزنش ہوئی یا ان کا معاملہ عذاب آخرت پر چھوڑ دیا گیا۔

سوال اہم اور دلچسپ ہے ذہن نشین رہے کہ مندرجہ بالا آیت میں خصوصیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہیں۔ جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا رسول میری نسبت کوئی غلط بات (جس کا امکان نہیں) منسوب کرے تو سزا کا مستحق ہے اور دوسرے مفتریوں کی نسبت باری تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے وہ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں۔ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ یہ دنیا میں تھوڑا سا عیش ہے پھر ہمارے ہی پاس آنا ہے۔ پھر ہم ان کو کفر کے بدلے سخت سزا چکھائیں گے۔ (سورۃ یونس)

جس کے بموجب اللہ تعالیٰ کا فرمان پورا ہوکر رہتا ہے۔ وہ گرفت کی رسی کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے۔ تاکہ یا تو مفتری تائب ہوجائیں یا انکی نافرمانیاں اتنی بڑھ جائیں کہ وہ عذاب عظیم کے مستحق ہوجائیں اللہ چاہے تو دنیا میں سرزنش ہوتی ہے اور مرزا اس سرزنش سے نہیں بچ سکے جس کی تفصیل یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔

تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے۔

یعنی پہلے داہنا ہاتھ بیکار ہو۔ سو مرزا کا داہنا ہاتھ بیکار کیا گیا۔ جس کی تفصیل ان کے بیٹے لکھتے ہیں۔

"والدہ صاحبہ نے فرمایا مرزا صاحب کھڑکی سے اترنے لگے تو اسٹول الٹ گیا اور آپ گر گئے جس سے دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار ہوگیا"۔ (سیرۃ المہدی ص ۱۹۸ حصہ اوّل)

داہنا ہاتھ بے کار ہوجانے کے بعد بھی مرزا نے نصیحت نہ پکڑی اور خود مرزا صاحب معترف ہیں کہ جس دن سے میں نے یہ دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کیا اسی دن سے میں ابتلا میں آگیا ملاحظہ ہو اُن کا اپنا بیان۔

"دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک اوپر کے حصے میں دوران سر اور دوسرا نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب اور یہ دونوں مرض اس زمانہ سے ہیں جس دن سے میں نے دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶۔۲۰۷ منقول از پیام صلح جلد ۳۶ ص ۴۷)

مرزا صاحب کا کھلا اعتراف ہے کہ دو بیماریاں دعویٰ کی برکات ہیں۔ سچے مسیح بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔ جھوٹے مسیح خود بیماری میں مبتلا ہوگئے۔ مرزا پر ہسٹریا کے دورے بھی پڑتے تھے جس کی تفصیل ان کے بیٹے بیان کرتے ہیں۔

"والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا صاحب کو نماز پڑھتے ہوئے دورہ پڑا تو میں مسجد (مرزا باڑہ) میں گئی۔ آپ سے حال پوچھا تو فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی اور آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر گر گیا اور غشی سی ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا کیفیت ہوجاتی تھی تو والدہ صاحبہ نے کہا کہ ان کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے۔ بدن کے پٹھے کھچ جاتے

تھے خصوصاً گردن کے پٹھے۔ اور سر چکراتا تھا۔ اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے"

(سیرۃ المہدی ص ۱۹ حصہ اول)

دورہ کی کیفیت سے صاف عیاں ہے کہ سیاہ چیز جو سامنے آئی تھی وہ مرزا کا سیاہ عمل تھا لیکن افسوس کر دنیا کی طلب نے انہیں تائب نہ ہونے دیا جھوٹ کی عادت سے مرزا کی زبان میں بھی زخم ہو گیا تھا۔ ملاحظہ ہوں۔

• ایک دفعہ داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا: (سیرۃ المہدی ص ۱۲۵)

• ایک مرتبہ مرزا کے بدن پر کپکپڑ ملنے کی بھی ضرورت پیش آئی" ملاحظہ ہو (حقیقۃ الوحی اور سیرۃ المہدی ص ۲۰۳ حصہ اول)

مرزا کو مراق اور ہسٹریا کی بیماریاں بھی لاحق تھیں۔

(ملاحظہ ہو سیرۃ المہدی ص ۵۵ حصہ دوم)

مرزا کی عبرت ناک موت اور انجام

ان سب آزمائشوں کے باوجود وہ تائب نہ ہوئے تو آخر وہ وعدہ آ گیا جس سے اپنے متبعین کی گمراہیوں کا بوجھ سر پہ لاد کر دنیا سے رخصت ہوا۔ ان کی موت ایک عبرتناک سانحہ ہے۔

مرزا کی عادت ثانیہ تھی کہ اپنے مخالفین کو عورتوں کی طرح کوسا کرتے تھے۔ اسی عادت کے مطابق اپنی موت سے ایک سال قبل اپنے مخالف مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نام ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا تھا۔

" اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ " اہلحدیث " میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اگر آپ پر طاعون و ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں اللہ کا نبی نہیں۔"

اشتہار بالا کی اشاعت کے چند روز بعد یعنی ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر میں مرزا صاحب کی ڈائری شائع ہوئی جس میں لکھا تھا کہ

" ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے"

مرزا کی مندرجہ بالا دعا (چیلنج) یقیناً ان کو رسوا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت تھی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کا انتقال مرزا غلام احمد کی زندگی میں نہیں ہوا بلکہ مرزا کی وفات کے چالیس سال تک وہ بقید حیات رہے اور ۱۵ اپریل ۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔ اس کے برعکس مرزا صاحب چیلنج کے ایک سال کے عرصہ میں بعارضہ وبائی ہیضہ ملک عدم روانہ ہو گئے، لہٰذا مرزا کا اپنے اس فیصلہ کی رو سے بھی نبوت کے جھوٹے مدعی ہونے میں کوئی شک باقی نہ رہا۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کی موت و حیات کے فیصلہ کے علاوہ ایک اور اسی قسم کا معاملہ ڈاکٹر عبد الحکیم کے ساتھ پیش آیا جو دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ ان کے متعلق مرزا صاحب کا بیان جو ان کی تصنیف "چشمہ معرفت" میں درج ہے بڑا سبق آموز اور مرزا غلام احمد کے جھوٹے نبی ہونے پر ایک اور مہر تصدیق ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔

" آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام ... عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے۔ اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے کہ خدا اس کی مدد کرے گا (ص ۲ /۳۲۱)

نہایت عبرت آموز بات ہے کہ خدا نے صادق کی مدد کی اور مرزا جو جھوٹا تھا۔ ان کا انتقال ۴ اگست سے بہت قبل یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ سے ہو گیا۔ جس کی تفصیل ان کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد اپنی تصنیف سیرۃ المہدی میں لکھتے ہیں۔

" حضرت مسیح موعود ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ میں بستر پر لیٹ گیا۔ سو گیا۔ والدہ صاحبہ نے حالات کی تفصیل یہ بتلائی کہ مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھاتے کھاتے آ گیا۔ اس کے بعد آپ آرام سے لیٹ گئے کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی۔ غالباً آپ دو دفعہ حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد لیٹے میں سو گئی تو مجھے ہاتھ سے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر لیٹ گئے۔ اس کے بعد ایک دست اور آیا مگر اتنا ضعف ہو گیا تھا کہ آپ پاخانہ تک نہ جا سکے اور چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو قے آئی۔ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف بڑھ گیا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا " اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے : تو آپ نے کہا یہ وہی جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں"

(حصہ اول ص ۹ تا ۱۱)

مرزا اپنے مرض موت کے متعلق کیا کہا کرتے تھے اس راز کو ان کی بیگم اور صاحبزادے نے نہیں کھولا۔ لیکن یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ مرزا نے اپنے جھوٹے اور سچے ہونے کیلئے وبائی امراض سے مرنے کو ایک معیار تصور کیا ہوا تھا۔ یعنی اگر طاعون۔ یا ہیضہ سے مروں تو سمجھ لینا میں اپنے دعووں میں جھوٹا تھا۔ بہرحال اس راز کو مرزا کے خسر میر ناصر اپنی کتاب حیات ناصر میں افشاء کرتے ہیں۔

" حضرت صاحب کو جب بہت تکلیف ہوئی تو مجھ کو جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا " میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے "۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا"۔ (حیات ناصر ص ۱۴)

اللہ پر افتراء کی پہلی سزا ان کو یہ ملی کہ داہنا ہاتھ پکڑا گیا تھا اور وقت ہیضہ تک ڈھیل دی جاتی رہی۔ بالآخر

باقی صفحہ ۳۰ پر

مرزا قادیانی کی بوالعجبیاں

افادات مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر

مرزا صاحب کا راکھ سے روٹی کھانا

’بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا کہ نہیں! یہ میں نہیں لیتا انہوں نے کوئی اور چیز بتائی حضرت صاحب نے اس پر وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ راکھ سے روٹی کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہوگیا۔“ (بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول روایت نمبر ۲۴۵)

مرزا صاحب کا میٹھے سے پیار اور کثرت بول

مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی تصنیف ”براہین احمدیہ“ جب چھپی تو اس کے ساتھ مرزا کے مختصر حالات معراج الدین مرزائی نے مرتب کرکے شائع کئے۔ معراج الدین عمر ص۶ پر لکھتا ہے ”آپ کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ مرض بول سو سو دفعہ تک نوبت پہنچی تھی۔“ (بحوالہ نسیم دعوت ص۹۶)

گرگابی کا دایاں بایاں

ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لایا آپ نے پہن لی۔ مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔ اس لئے آپ نے اسے اتار دیا“ (بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول ص۶۷) نیز ص۹۶ پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ مرزا صاحب نے اوائل میں غرارہ بھی پہنا ہوا کیا ہے غرارہ بہت کھلے پائنچے والی شلوار کو کہتے ہیں۔

مرزا صاحب کا چڑیاں پکڑنا:

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھی حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ کئی دفعہ ایمہ گئے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ

مرسلہ: محمد احمد نقیروالی

وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ہی ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا“ (بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول ص۴۵) نیز چڑیاں پکڑنے کا حوالہ سیرۃ المہدی ص۲۵ پر دیکھیں۔

چڑیاں پکڑنے پر مرزا صاحب کا فتویٰ

”بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہ ایک دفعہ میاں (محمود احمد خلیفہ ثانی) دالان کے دروازے بند کرکے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے انکو دیکھ لیا اور فرمایا ”میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔“ (بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول ص۱۹۲)

عادات مرزا

مرزا صاحب کو گھڑی دیکھنا نہیں آتی تھی۔ ”بیان کیا مجھ سے عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفۃً دی حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ زنجیر نہیں لگاتے تھے۔ اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے سے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی کو دیکھتے ہی وقت کو نہ پہچان سکتے تھے۔“ (بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول ص۱۸۰)

چھڑی کی شناخت

”بیان کیا مجھ سے ذوالفقار علی خاں نے کہ جن دنوں گورداسپور میں کرم دین کا مقدمہ تھا۔ ایک دن حضرت صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسب معمول پہلے دعا کے لئے اس کمرہ میں گئے جو اس غرض کے لئے پہلے مخصوص کر لیا تھا۔ میں اور مولوی محمد علی وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے۔ اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کرکے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا یہ کس کی چھڑی ہے؟“

بحوالہ سیرۃ المہدی ص۲۴۵

یوم جمعہ اور ٹی وی

مولانا خان محمد ربانی کراچی

(۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کی روشنی جن دنوں پڑتی ہے ان میں سے یعنی تمام دنوں میں، بہترین دن جمعہ کا ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی روز جنت میں داخل کیا اور اسی دن اس میں سے نکالا“

(۲) حضرت انسؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن ہر اس مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے جو اس سے مغفرت طلب کرے“

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ

باقی ص۲۵ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

احمد طٰہٰ جماعت چہارم سرگودہا۔

آج سے تقریباً چھ ہزار سال پہلے اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل نے خانہ کعبہ تعمیر کرتے وقت اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ میری نسل میں ایک ایسا نبی پیدا کر جو دنیا میں تیرا نام روشن کرے اور کفر کی تاریکی کو دور کرے۔ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ بنو ہاشم میں حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام دادا نے محمد رکھا۔ دادا نے اس لئے رکھا کہ بچے کے پیدا ہونے سے پہلے ہی باپ کا انتقال ہوگیا تھا آپ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ بھی بڑے شریف خاندان کی عورت تھیں۔ اور خود بھی بہت پاک صاف تھیں۔ اس وجہ سے لوگ انہیں طاہرہ کہتے تھے۔ جس زمانہ میں آپ پیدا ہوئے تھے اس وقت عرب کا ہر شخص چور بدمعاش لوٹ کھسوٹ دغا فریب اور قتل وغیرہ میں ڈوبا ہوا تھا لیکن آپ تمام عیبوں سے پاک تھے۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو نبوت ملی اس وقت آپ غار حرا میں تشریف رکھتے تھے حضرت جبرائیل جب پہلی وحی لے کر آئے تو یہ سورت اتری "اقرا" آپ تیرہ سال تک مکے کے مشرکوں کو بتلاتے رہے کہ کہو اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن تھوڑے سے آدمیوں کے علاوہ آپ کی بات نہ مانی بلکہ آپ کے مخالف ہوگئے۔ اور قتل کرنا چاہا اس لئے خدا کے حکم سے آپ اپنے جاں نثار ساتھی کو لے کر جن کا نام ابوبکر صدیقؓ تھا مدینہ تشریف لے گئے یہاں آپ دس سال تک مقیم رہے یہاں تقریباً سبھی لوگ مسلمان ہوگئے اور ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس وقت تقریباً ایک لاکھ آدمی ایسے تھے جو گواہی دے رہے تھے کہ اللہ ایک ہے اور آپ سچے رسول ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو اللہ کے حکموں اور نبی کریم کے طریقوں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ آج ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج پوری دنیا میں چمک رہا ہے لیکن مرزا قادیانی منحوس کے ماننے والوں کو نظر نہیں آتا۔

سن ہجری اور سن عیسوی

ریحانہ خلیل، کروڑ لعل عیسن

(۱) آقائے نامدار سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا تب سے ہجری سن کی ابتدا ہوئی۔

(۲) سن عیسوی کی ابتدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔

بچوں کے لئے سبق (۵)

سوال: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکہ معظمہ ایک شہر ہے اس میں پیدا ہوئے تھے!

سوال: آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ اور آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

بردباری

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی غصہ آتا تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا مگر آپ اپنی زبان سے کچھ نہ فرماتے ایک دفعہ ایک بدوی نے گستاخی سے آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا اور کہا جو مال خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ مال دو یعنی بیت المال سے دو ایک صحابی پاس کھڑے تھے انہوں نے بدوی کو دور ہٹایا اور حضورؐ کے گلے سے کپڑا نکالا گردن مبارک کی جلد سرخ ہوگئی یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضورؐ مدینہ منورہ میں با اختیار تھے آپ اس بدو کو گستاخی کی سزا دے سکتے تھے مگر آپ نے اس کی کم عقلی کا خیال کر کے برداشت سے کام لیا صرف اتنا کہا کہ اگر میں تمہارے گلے میں کپڑا ڈالوں تو پھر؟ وہ بدو چپ رہا۔ آپ نے بیت المال سے کچھ اناج دلوا کر رخصت کر دیا ہمیں بھی اپنے کاموں میں ایک دوسرے کی تلخ اور کڑوی بات کو برداشت کرنا چاہیئے۔ (تحریر: محمد افضل مہند، مانسہرہ)

بچوں کا دینی جذبہ

محمد سلیم جماعت ہشتم گورنمنٹ پرائمری سکول روڈہ ضلع خوشاب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص پکڑ کر لایا گیا جس نے رمضان المبارک میں شراب پی رکھی تھی اور روزہ سے نہیں تھا حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا ستیاناس ہو ہمارے تو بچے بھی روزہ دار ہیں یعنی تو اتنا بڑا ہو کر بھی روزہ نہیں رکھتا اس کے بعد اس کے ۸۰ کوڑے شراب کی سزا میں مارے اور مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم فرما کر ملک شام چلتا کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں

منجانب: طاہرہ گرلز گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کروڑ

(۱) حضرت فاطمہؓ (۲) حضرت زینبؓ

(۳) حضرت رقیہؓ (۴) حضرت ام کلثومؓ

(۱) حضرت فاطمہؓ کے شوہر کا نام حضرت علیؓ تھا (۲) حضرت زینبؓ کے شوہر حضرت ابوالعاصؓ تھے۔ (۳ و ۴) حضرت رقیہ و حضرت ام کلثومؓ کے شوہر حضرت عثمانؓ تھے۔

بچیوں کے لئے سبق (۵)

محمد اللہ کا رسول

خالہ جان آ گئیں، حامدہ نے کہا خالہ جان سلام۔ سعیدہ نے کہا، خالہ جان سلام، خالہ جان بیٹھ گئیں۔ سعیدہ نے کمر کے پیچھے تکیہ لگا دیا، خالہ جان کہانی سناؤ، خالہ جان کہانی سناؤ۔

حامدہ نے کہا خالہ جان بولیں، لڑکیوں کیا تم اللہ کے رسول کو جانتی ہو۔ سیدہ نے کہا کیوں نہ جانیں۔ رسول اللہ کی امی کا نام آمنہ تھا ہماری امی نے بتایا ہے۔ ہم رسول اللہ کے چچا کا نام بھی جانتے ہیں۔ والد کا نام بھی جانتے ہیں۔ دادا کا نام بھی جانتے ہیں

اچھا بتاؤ!

سیدہ نے کہا ، باپ کا نام عبداللہ

حامدہ نے کہا ، دادا کا نام عبدالمطلب

خالدہ نے کہا ، چچا کا نام ابوطالب ، یہ سب ہمیں امی نے بتایا ہے!

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد رحمت اللہ ، جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی (یعنی امت آپس میں خانہ جنگی کرنے لگے گی) تو قیامت تک تلوار چلتی رہے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکین میں داخل نہ ہو جائیں اور جب تک میری امت کے بہت سے قبیلے بتوں کو نہ پوجیں پھر فرمایا کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے کو نبی بتائے گا۔ حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

اقوالِ زریں :

فضال اللہ عادل
رشکئی مردان

● ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔ (بقول حضرت ابوبکر صدیقؓ)

●— انسانوں سے اُمیدیں قائم کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری کرو۔ (بقول حضرت علیؓ)

●— علم و حکمت پیغمبروں کی میراث ہے اور مال و زر فرعون اور قارون کی (بقول حضرت ابوبکر صدیقؓ)

●— مصیبت ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہوتی ہے۔ (بقول حضرت جعفر صادقؒ)

●— جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو وہ درست ہے تب تک کچھ نہ بولو۔ (شیخ سعدیؒ)

●— معافی سے بہتر کوئی انتقام نہیں (حضرت علیؓ)

●— ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

●— زندگی کا مقصد بنا لیجئے اس کے بعد ساری طاقت اس کے حصول پر لگا دیجئے آپ یقیناً کامیاب ہوں گے (حضرت عثمانؓ)

حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر

محمد ارشد اعوان ، مراد پورہ

تمام انبیاء کرام علیہ السلام پر امتحان آئے۔ کسی پر کچھ کسی پر کچھ لیکن جو امتحان حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دیا وہ بہت بڑا امتحان تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام بہت دولت مند تھے قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کا مال و دولت سب ختم ہو گئے۔ مگر جتنی مصیبتیں آئیں ان کے باوجود حضرت ایوبؑ ہر حال میں اپنے مالک کی رضا پر راضی رہے۔ کتابوں میں آتا ہے کہ آپ کو بہت سی بیماریوں نے گھیرے میں لے لیا جس کی وجہ سے آپ کے رشتہ دار دوست احباب عزیز و اقارب سب چھوڑ گئے بس آپ کی صرف ایک رفیقۂ حیات بیوی ساتھ رہی جو اس مصیبت و بیماری میں آپؑ کی خدمت کرتی تھیں۔ آپ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے اس حالت کے باوجود کبھی بھی اپنی زبان سے شکوہ نہ کیا اور اللہ کی حمد و ثنا میں لگے رہے حتیٰ کہ آپ کے جسم مبارک سے کوئی کیڑا گر پڑتا تو اسے اٹھا کر اپنے جسم پر چھوڑ دیتے۔ اور فرماتے کہ اگر اللہ رب العزت نے اس کا رزق یہاں سے لکھا ہے تو یہ نیچے کیوں گرے ہر حالت میں الحمدللہ الحمدللہ پڑھتے رہتے۔ اگر کچھ تو زیادہ سے زیادہ اتنا کہتے کہ یا اللہ مجھے مصیبت نے گھیر رکھا ہے۔ تو بڑا مہربان ہے۔ آپ اس امتحان میں اللہ کی فرمانبرداری میں پورے پورے اترے، اور کامیاب ہوئے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کا پھل دیا۔ آپ کو شفاء دی۔ اللہ تعالیٰ نے مال دولت سب واپس کر دیا اور آپ کی اولاد ہوئی۔ اور ایک چشمہ سے غسل کیا جس سے سب مرضیں دور ہو گئیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے صبر کا تذکرہ کیا ہے ہمیں ہر حال میں صبر و شکر سے کام لینا چاہیے۔

بولنے والی مشین // اختر حسین رحیم یار خان

بچہ: (باپ سے) ابو کیا سب سے پہلے بولنے والی مشین ایڈیسن نے بنائی تھی؟

باپ: نہیں بیٹے ایڈیسن نے تو بولنے والی مشین ایسی بنائی جسے خاموش بھی کیا جا سکتا ہے لیکن سب سے پہلے بولنے والی مشین خدا تعالیٰ نے بنائی ہے جسے خاموش نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارا سوال تمہارا کمال

مرتبہ سعید الرحمٰن ثاقب کراچی

۱—— قرآن مجید کی سب سے چھوٹی اور سب سے بڑی سورۃ کا نام بتائیے۔

۲—— اسلام کے سب سے پہلے کم سن سپہ سالار کون ہیں۔

۳—— دنیا کی سب سے بڑی مسجد کہاں ہے۔

۴—— قرآن مجید کا اردو ترجمہ سب سے پہلے کس نے اور کس سن میں کیا۔

۵—— دنیا میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب کا نام بتائیے۔

۶—— وہ کون سے ایسے صحابی ہیں، جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بغیر صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۷—— اسلامی ممالک کے وہ کونسے چار بڑے مسائل ہیں۔ جنہیں ابھی تک ادارہ اقوام متحدہ بھی حل نہیں کر سکا ہے

۸—— "میری ساری زندگی جہاد فی سبیل اللہ میں گزری مگر افسوس کہ میری شہادت کی خواہش پوری نہ ہوئی"۔ بتائیے یہ کلمات کس ناقابلِ تسخیر اور عظیم مسلم جرنیل کے ہیں۔

۹—— عموماً صحابہ کرامؓ آپؐ سے مخاطب ہونے سے پہلے عرض کرتے تھے "ہمارے ماں باپ آپ پر قربان"۔ کیا آپ اُن صحابیؓ کا نام بتا سکتے ہیں جنہیں مخاطب کرتے ہوئے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے ماں باپ آپ پر قربان"۔

باقی صفحہ پر

بزم ختم نبوت

آپ نے ہماری دیرینہ خواہش پوری کردی ہے

ریحانہ خلیل ۔ کروڑ لعل عیسن

آپ نے ہماری دیرینہ خواہش پوری کردی ہے ہمیں از حد خوشی ہوئی اس خوبصورت اور دلکش رسالے کو میں پہلے بھی باقاعدگی سے پڑھتی ہوں لیکن اب دلچسپی کچھ زیادہ ہی ہوگئی ہے کیونکہ آپ نے اس خوبصورت رسالہ میں بچوں کا صفحہ شامل کرکے بچوں اور طالب علموں کے حوصلے بلند کر دیے ہیں ہم اس صفحہ کے لئے ہمیشہ ہمیشہ اچھے اچھے مضمون بھیجتے رہیں گے ہماری دعا آپ کے ساتھ ہے خدا اس رسالے کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔

نونہالان ختم نبوت پسند آیا

میاں ارشاد الحق کھرڑیانوالہ فیصل آباد

آپ کا شائع کردہ نونہالان ختم نبوت پڑھا نونہال ختم نبوت شائع کرنے پر آپکو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسکو تاقیامت جاری رکھے۔ آمین عقیدہ ختم نبوت محسن انسانیت عشرہ مبشرہ تاجدار مدینہ کے اخلاق بچیوں کے لئے پہلا سبق "اللہ" اور بچوں کے لئے پہلا سبق بڑے اعلیٰ پیرائے میں بیان کئے ہیں۔ ایک ننھا جھوٹا۔ جس کے بارے میں شاعر نے ٹھیک کہا ہے۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی\
تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

اللہ تعالیٰ اس ختم نبوت رسالہ اور نونہال ختم نبوت رسالہ کو دنیا میں پوری آب و تاب سے منور فرمائے آمین

واقعی کوئی جواب نہیں

محمد ندیم طاہر۔ رحیم یار خان

میں ایک دفعہ پھر حاضر ہو رہا ہوں آپ کے رسالہ کا واقعی کوئی جواب نہیں ہر ہفتہ بے چینی سے انتظار رہتا ہے آپ نے "نونہالان ختم نبوت" چلا کر بہت بڑا احسان کیا ہے جس پر میں آپ کا بہت بڑا شکر گزار ہوں۔

بورے والہ کی طالبات کا مطالبہ مرزائی پرنسپل کو ہٹایا جائے

ہم گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین بورے والہ کی طالبات ہیں یہ ادارہ اسی سال کھلا ہے ابھی فسٹ ایئر کی کلاس ہو رہی ہے یہاں کی پرنسپل مرزائی ہے وہ ہمیں اپنے مذہب کے متعلق باتیں کرتی رہتی ہیں اور ہمیں قائل بھی کرتی ہے الحمد للہ ہم اپنے مذہب پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ہم اس کی ناپاک باتوں پر خیال نہیں کرتے مگر پھر بھی ہم کافی پرابلم میں مبتلا ہیں جو کہ ہم مناسب نہیں سمجھتے یعنی اس کے ساتھ کھانا پینا جو سب سے اہم ہے علاوہ ازیں یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارے ہاں ۴۵ کا داخلہ ہوا تھا جن میں اب صرف ۲۰ لڑکیاں حاضر ہوتی ہیں کیونکہ وہ صرف اس لئے چھوڑ کر گئی ہیں کہ یہ مرزائی ہے۔ لہٰذا ہم آپ سے درخواست کرتی ہیں کہ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں اور یہ جائز مسئلہ حل کروا کر شکریہ کا موقع فراہم کریں

ناقابل فراموش جدوجہد

حافظ محمد طیب ، رحیم یار خان

میں یہ شمارہ عرصہ دراز سے پڑھتا آیا ہوں یہ رسالہ دور حاضر میں وہ غافل مسلمان جو کہ قادیانیت اور مرزائیت کے چالاک عزائم سے واقف نہ تھے ان کا راہنما ثابت ہوا ہے اس رسالہ نے قادیانیوں کے خلاف جو جدوجہد کی ناقابل فراموش ہے ہمیں اس گستاخ نبوت کو ہر قیمت پر مٹانا ہوگا جو کہ ملک میں تباہی و بربادی پھیلا رہا ہے۔ اس کام کا نیا دور صرف ختم نبوت رسالہ کے ذریعہ ہو رہا ہے میری دعا ہے کہ یہ رسالہ ترقی کی منزلیں جلد از جلد طے کرے۔ آمین

رب العزت اس سعی کو قبول فرمائے

شبیر احمد عثمانی ، خوشاب

"ختم نبوت" کا مطالعہ کیا بڑی خوشی ہوئی کہ آپ بڑی محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں اور فتنہ مرزائیت کے بارے میں لوگوں کو روشناس کر رہے ہیں رب العزت اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید ترقی دے آمین

پپلاں ضلع میانوالی
میں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
خالد شاپنگ سنٹر
سے حاصل کریں!

قصور
میں ہفت روزہ "ختم نبوت" انٹرنیشنل
اور دیگر اسلامی لٹریچر محمد عبداللہ معاذ
اندرون کوٹ مراد خان سے حاصل کریں

قصبہ روڈہ سے
ایک سوال اور اس کا جواب

قصبہ روڈہ تحصیل وضلع خوشاب سے رانا محمد رفیق کریانہ سٹور اینڈ کلاتھ ہاؤس لکھتے ہیں کہ ہمارے قصبہ روڈہ میں خاصی تعداد میں قادیانی آباد ہیں شہر میں دکانیں مسلمانوں کی ہیں اور ہوٹل بھی مسلمانوں کے ہیں جہاں قادیانی چائے پیتے ہیں جن کے برتن علیحدہ نہیں کیا ان کے برتن علیحدہ ہونے چاہئیں۔ یا ان کا بائیکاٹ ہونا چاہیے ؟

جواب

یہ معاملہ ایمانی غیرت کا ہے اگر کوئی ہمارے ماں باپ کو گالی دے تو جسمانی رشتہ ہونے کی وجہ سے ہمارا خون جوش مارتا ہے اور ہم لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں حضور اکرم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو مسلمان کا رشتہ اور تعلق ہے وہ بہت ارفع اور اعلیٰ ہے ابوت (ماں باپ) کا رشتہ صرف دنیا میں کام آئے گا جبکہ نبوت کا رشتہ نہ صرف دنیا میں بلکہ قبر سے لے کر حشر ونشر تک یہی رشتہ کام آئے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے ماں باپ اولاد سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ قادیانی قادیان پنجاب کے رہنے والے ایک شخص مرزا قادیانی کو مانتے ہیں اور مرزا قادیانی وہ شخص ہے جس نے نہ صرف نبی، مسیح مہدی اور مجدد وغیرہ کے دعوے کئے بلکہ نعوذ باللہ یہ بھی کہا کہ آج سے چودہ سو سال سے پہلے جو ذات محمد رسول اللہ کے نام سے مکہ میں پیدا ہوئی وہ کئی صدیاں گزرنے کے بعد پہلے سے بہتر اور اعلیٰ وارفع شکل میں میری صورت میں پیدا ہوئی اس نے یہ بھی کہا کہ اس وقت اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور میرے دور میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اسی لئے مرزائی یہ شعر پڑھتے ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں !
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

۲۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا اے میرے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور اچھے کام کرو مرزا قادیانی یہ لکھتا ہے۔ کہ حضور اکرم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر استعمال کرتے تھے حالانکہ مشہور ہے کہ اس میں سور (یعنی خنزیر) کی چربی ملی ہوتی تھی۔ توبہ توبہ۔ یہ میں نے نمونے کے طور پر دو باتیں لکھی ہیں ایسے بیشمار حوالے موجود ہیں جن میں مرزا قادیانی لعین نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اس لئے غیرت کا تقاضا ہے کہ قادیانی مرتدوں اور زندیقوں سے کسی قسم کا لین دین تعلقات، سلام کلام ہرگز ہرگز نہ رکھے جائیں۔ بقول سید امین گیلانی ؒ

غیرت ہے مسلمان کا جوہر یہ نہ بھولو
ہر دین کے گستاخ کو آداب سکھا دو
(محمد حنیف ندیم)

بقیہ یوم جمعہ اور ٹی وی

نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن ایسا غسل کیا جیسا جنابت کا غسل کیا جاتا ہے (یعنی آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ) پھر پہلی ساعت میں جمعہ کے لیے چلا تو اس کا اجر اونٹ کے صدقے کا ہے، جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گویا گائے صدقہ کی جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگوں والا یعنی اچھی نسل کا مینڈھا صدقے میں دیا جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا مرغی دی، جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے ایک انڈہ اللہ کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبے کے لیے آ گیا تو پھر فرشتے بھی جو فضائل لکھنے پر متعین تھے وہ مسجد میں بیٹھ گئے اور خطبہ سننے لگے "

یہ تین احادیث مبارکہ ہدیۂ ناظرین کی گئیں جن سے آپ یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مسلمان کو جمعہ کے روز کیا کرنا چاہیے اگر کچھ گھریلو اور ضروری کام ہے تو وہ بھی کرے لیکن پہلے وقت میں فارغ ہو جائے، لایعنی اور فضول کاموں سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی یاد میں صرف کیا جائے اور جمعہ کی فضیلتیں اور برکتیں حاصل کی جائیں۔

دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ اس دن اللہ تعالیٰ ہر مغفرت چاہنے والے کی مغفرت فرماتا ہے اس لیے جتنا بھی استغفار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے کم ہے۔ زندگی کا کیا اعتبار آئندہ جمعہ ملے نہ ملے۔

حدیث نمبر تین میں جلد از جلد مسجد جانے کی فضیلت واضح ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اسلام اسلام کا ورد کرنے والی حکومت ٹیلی ویژن پروگراموں کو کچھ اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ عام مسلمان ان فضولیات اور لہو ولعب میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور جمعۃ المبارک کی فضیلتوں اور برکتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مثلاً یہ کہ ۱۲ بجے دوپہر عین نماز جمعہ کی تیاری کے وقت ٹی وی میں انتہائی پرکشش ڈرامے جو اسلامی تہذیب کے منافی اور شرم وحیا سے عاری ہوتے ہیں نشر کیے جاتے ہیں۔ انسانی فطرت ہے کہ نیکی کی طرف مشکل اور برائی کی طرف بڑی آسانی سے مائل ہوتا ہے۔ ایسے میں عین دوپہر کے وقت ملک کے انتہائی موثر ذریعہ ابلاغ ٹی وی کے ذریعے اس برائی کی طرف بلایا جائے اور اسے نیکی سے روک دیا جائے یہ مسلمانوں کا وطیرہ نہیں میں حکومت کے ذمہ دار افراد کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے ایمان واعمال پر رحم کریں اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل کے ٹی وی پروگراموں کو بند کر دیں تاکہ مسلمان پوری دلجمعی کے ساتھ احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز کی تیاری کر سکیں اور جمعہ کی فضیلتوں سے بہرہ ور ہو سکیں۔ علماء، خطباء اور زندگی کے دوسرے شعبے سے تعلق رکھنے والے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے ٹی وی کے ان پروگراموں کو بند کرائیں جو فضائل جمعہ کے حصول میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں

یاد رکھیے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان ساعتوں سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانا بند نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اللہ کے عذاب سے نجات حاصل نہیں کر سکیں گے جو ملت پر عذاب و انتشار کی صورت میں نازل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین

یوم اسلم قریشی کے موقعہ پر لاہور میں عظیم الشان کنونشن

کنونشن کے موقعہ پر بجلی بند کرنیکی کوشش ناکام، طلباء کا مظاہرہ، ٹریفک معطل

۱۶ رفروری کا بعد از مغرب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل میں شریک جماعتوں کے سربراہ شریک ہوئے۔ جن میں نوابزادہ نصر اللہ خاں، مولانا خان محمد اجمل خاں، مولانا محمد مالک کاندھلوی، خان محمد زمان خاں اچکزئی، مولانا محمد اجمل نیازی، مولانا زاہد الراشدی، علامہ علی غضنفر کراروی، آغا مرتضیٰ پویا، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد، مولانا عبدالرؤف، مولانا کریم بخش، صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا سید عطاء المومن شاہ، صاحبزادہ محمد عابد، مولانا محمد عثمان، مولانا عبدالحق جام پوری، مولانا محمد یوسف، آغا مسعود شورش کاشمیری، مولانا محمد عبداللہ، مولانا امجد خاں، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا اور مولانا عبدالقادر روپڑی نے شرکت کی اجلاس میں حکومت کی مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجرمانہ خاموشی پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ ملک عزیز کی تمام جماعتوں سے اپیل کی گئی کہ فرقہ واریت کے خلاف اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور ملک عزیز کو فرقہ واریت کے عفریت سے بچائیں اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ جون کے مہینہ میں بعد از رمضان المبارک کوئٹہ، پشاور اور کراچی میں بھی صوبائی کنونشن منعقد کیے جائیں گے۔ ۱۷ رفروری کو ایک بجے مسجد شہداء ریگل چوک میں صوبہ پنجاب سے تشریف لانے والے مندوبین کا عظیم الشان کنونشن و جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا خواجہ خان محمد نے کی۔ اجتماع سے مولانا عطاء الرحمن ڈیرہ غازیخاں، قاری سعید احمد خوشاب، مولانا قاری حماد اللہ شفیق رحیم یار خاں، مولانا نذیر احمد سندھ، مولانا علامہ خالد محمود، مولانا سید عطاء المومن بخاری، مولانا فتح محمد، مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا زاہد الراشدی، قاری محمد اجمل خاں، مولانا محمد لقمان، مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا اللہ وسایا، آغا مرتضیٰ پویا اور دوسرے رہنماؤں نے اظہار خیال کیا۔ فیصل آباد سے مولانا فقیر محمد، صاحبزادہ طارق محمود، جناب محمد اقبال، جناب نذیر احمد آزاد کی قیادت میں وہاڑی سے مولانا احمد یار بہاولپور سے مولانا محمد اسماعیل، مولانا عطاء الرحمن، رحیم یار خاں سے مولانا قاری حماد اللہ، خیرپور سے مولانا مفتی اعظم مفتی غلام قادر بہاولنگر سے مولانا قاری عبدالغفور، مولانا عبدالحفیظ، ڈیرہ غازیخاں، مولانا صوفی اللہ وسایا، خوشاب سے قاری سعید احمد، سرگودھا سے مولانا محمد اکرم طوفانی، شیخوپورہ جناب عبدالحمید رحمانی، جناب محمد حسین علوی، قصور مولانا یحییٰ عباسی، گوجرانوالہ سے حافظ محمد ثاقب، مولانا زاہد الراشدی سیالکوٹ سے جناب بشیر صاحب، ساہیوال سے چوہدری صاحب اوکاڑہ سے مولانا امیر حسین گیلانی جھنگ سے مولانا حق نواز مظفر گڑھ سے مولانا محمد لقمان، ملتان سے مولانا عزیز الرحمن خانیوال سے مولانا محمد عابد، میانوالی سے صاحبزادہ عزیز احمد بھکر سے مولانا محمد عبداللہ، لیہ سے قاری صاحب، راجن پور سے مولانا عبدالحی، ڈیرہ اسماعیل سے جناب گنگوہی صاحب، راولپنڈی سے مولانا رمضان علوی، جہلم سے مولانا رحیم اسلام آباد سے مولانا قاری احسان اللہ، مولانا محمد صادق مریدکے مولانا اسداللہ، گجرات سے چوہدری محمد خلیل مردان سے مولانا گل رحمن، اٹک سے جناب فخر الاسلام ضیل، چکوال سے قاری مدنی، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے مولانا فاروقی کی قیادت میں بیسیوں وفود ہزاروں افراد نے کنونشن میں شرکت کی مسجد کا ہال اپنی تمام تر وسعت کے باوجود ناکافی ثابت ہوا جس کے باعث باہر کنونشن منعقد ہوا تقاریر کے دوران حکومت نے بجلی کی روشنی کر دی جس کے باعث کارکنوں

عالمی مجلس کا وفد جنوبی افریقہ کے دورے پر روانہ ہو گیا

وفد میں مولانا لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا وغیرہ شامل ہیں

جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ میں قادیانی مقدمہ میں اہل اسلام کی نمائندگی کے لئے ایک وفد گیا ہے۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ۔ جناب حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر جناب عبدالرحمن یعقوب باوا۔ جناب مولانا منظور احمد الحسینی بھی شامل ہیں۔

قارئین اور جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ وہ وفد کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو سرخرو فرمائیں۔ حق کا بول بالا ہو اور باطل اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔

اس کیس کے سلسلہ میں تشویشناک پہلو یہ ہے کہ کیس کرنے والے مرزائی۔ ان کا وفد اسرائیل کا یہودی۔ اور عدالت عیسائیوں کی۔ غرضیکہ کفر سراپا آتش ہو کر مسلمانوں کے درپے آزار ہے۔ رحمت حق کا فضل ہو۔ اور کروڑوں درود و سلام اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی توجہات عالیہ سے خدا تعالیٰ ہر بگڑی کو بنا دیتے ہیں۔ بھرپور دعائیں۔ آیت کریمہ۔ درود شریف کی کثرت کی درخواست ہے۔

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری، ملتان

نے مشتعل ہو کر مال روڈ کو بلاک کر دیا۔ زبردست مظاہرہ ہوا جس کے باعث ٹریفک بند ہو گئی حکومتی ارکان مبہوت ہو گئے پولیس نے مورچے سنبھال لیے کافی دیر کے بعد تحریک کے رہنماؤں کی مداخلت سے مظاہرین جلسہ گاہ میں واپس آ گئے یہ کنونشن بہت بڑا کنونشن تھا جس کے انشاء اللہ دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ دریں اثناء ختم نبوت یوتھ فورس نے سیالکوٹ میں احتجاجی مظاہرہ کیا پولیس نے مولانا اسلم قریشی کے صاحبزادے حبیب اسلم قریشی، مولانا نعیم آسی صاحبزادہ علامہ نذیر ملک منظور الٰہی سمیت درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا جنرل ضیاء الحق صدر مملکت سیالکوٹ تشریف لائے سیرت کے جلسہ سے خطاب کیا مگر صاحب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنت مظلوموں کی اعانت کی بجائے ظالموں کا کردار ادا کرتے چلے گئے

جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کیخلاف دعویٰ دائر کرنیوالے شخص، اسکے وکیل اور گواہ کی، مسلمانوں نے عدالت کے باہر مرمت کر ڈالی اور فائلیں جلا دیں،

کیپ ٹاؤن (نمائندہ خصوصی) کیپ ٹاؤن میں ایک مرزائی نواز امام مسجد نے وہاں کی عدالت میں مسلمانوں کے خلاف اس وجہ سے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا ہے کیونکہ وہاں کے مسلمانوں نے مسجد کی امامت سے اس لئے برطرف کر دیا تھا کہ وہ قادیانیوں کے جنازے اور نکاح وغیرہ پڑھاتا تھا۔ اس برطرفی پر اس نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا گذشتہ روز وہ کیس عدالت میں پیش ہوا۔ کمرۂ عدالت مسلمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مدعی اپنے وکیل اور گواہ کے ساتھ پیش ہوا۔ اس موقع پر مسلمانوں میں زبردست اشتعال پایا جاتا تھا چنانچہ مسلمانوں کی دینی غیرت جوش میں آ گئی اور انہوں نے امام مذکور، اس کے وکیل اور گواہ کی زبردست مرمت کر ڈالی اور ان سے فائلیں چھین کر جلا دیں۔ اس موقع پر احاطۂ عدالت نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا یاد رہے کہ اس کیس کی پیروی کے لئے اور مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک چار رکنی وفد جس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل ہیں، اپنے کتب خانے سمیت کیپ ٹاؤن پہنچ چکا ہے۔

کروڑ میں ایک قادیانی کا مسلمان دکاندار نے داخلہ بند کر دیا

کروڑ لعل عیسن (رپورٹ محمد یوسف ساہا) یہاں چوہدری ثناء اللہ کی دکان پر ایک قادیانی مبارک علی جو چک ۱۹۳ کا رہنے والا ہے اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس کی آمد و رفت کو وہاں کے مسلمان شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے نمائندہ ختم نبوت حافظ خلیل احمد کو جب اس قادیانی کی سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے چوہدری ثناء اللہ صاحب سے ملاقات کر کے قادیانی مذکور کے کفریہ اور گستاخانہ عقائد سے آگاہ کیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور خادم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ایسے لوگوں سے تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں چوہدری صاحب نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں تھا لہٰذا آئندہ یہ زندیق اور ہمارے نبی کا گستاخ دکان پر نہیں آئے گا حافظ خلیل احمد نے چوہدری صاحب کی غیرت ایمانی اور جرأت مندانہ اقدام پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

عالمی مجلس کے قائدین کا دورۂ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم نشر مولانا اللہ وسایا، صوبہ سندھ کے معروف بزرگ رہنما مولانا احمد میاں حمادی کراچی کے سہ روزہ دورے پر تشریف لائے، حسابات کی تنقیح، لٹریچر کی ترسیل جماعتی احباب سے ملاقاتیں، مختلف مساجد میں بیانات، حضرات علمائے کرام مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا مفتی ولی حسن، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر سے مشاورت و دعا کے علاوہ ان حضرات نے جنوبی افریقہ جانے والے

جامعہ انوار رحمت رجسٹرڈ ساہیوال کے زیر اہتمام

دوسری عظیم الشان قرآن کانفرنس بسلسلہ تقسیم اسناد و دستار بندی حفاظ کرام

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء بمطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ بروز جمعۃ المبارک منعقد ہو رہی ہے ـــــ جس میں

شیخ طریقت حضرت مولانا یار محمد صاحب، متوقع محافظ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مجاہد کے علاوہ دیگر جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ جملہ احباب سے شرکت کی پُرزور درخواست ہے۔

نوٹ: ۲۰ مارچ حتمی ہے۔ قمری تاریخ میں رد و بدل چاند کے حساب سے ہو سکتی ہے۔

الداعی الی الخیر سید نذر محمد نقوی مدیر جامعہ انوار رحمت رجسٹرڈ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۸ ملتان روڈ ساہیوال فون ۵۸۹۶

وفد کو ائیرپورٹ پر رخصت کیا مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم نواب شاہ، مولانا عزیز الرحمن صادق آباد، ملتان، مولانا اللہ وسایا سکھر، بہاولپور کے سفر پر روانہ ہوگئے۔

"قادیانی بھگوڑا بھاگ گیا"

ٹنڈو غلام علی (نامہ نگار ختم نبوت) ۷ فروری بروز ہفتہ کو رحمانیہ مسجد کراچی میں مرحوم چوہدری اشتیاق احمد کے ثواب کے لیے قرآن خوانی کی غرض سے پولیٹیکل کالج حیدرآباد کے شاگرد جلوس کی شکل میں وہاں پہنچے۔ اُن شاگردوں میں ایک قادیانی فائنل کلاس کا شاگرد بھی موجود تھا اور اس جلوس میں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے کارکن اور فرسٹ ایئر پولیٹیکل کالج حیدرآباد کا شاگرد بھی وہاں موجود تھا۔ وہ قادیانی قرآن خوانی کے بعد رحمانیہ مسجد میں داخل ہوا۔ جب دعا کا ٹائم ہوا تو مجاہد ختم نبوت اور پولیٹیکل کالج حیدرآباد کے شاگرد نے اُس مرزائی کو کہا کہ تم کا مسجد میں کیا! اور اس نے اس مردود قادیانی کو رحمانیہ مسجد سے نکال دیا۔ قادیانی مسجد سے بھاگ گیا۔ اور مجاہد ختم نبوت ٹنڈو غلام علی نے تمام بچے سو قادیانیوں کے عزائم سے باخبر کیا

مولانا حفیظ الرحمن کا دورہ

ٹنڈو غلام علی (نامہ نگار ختم نبوت) مولانا حفیظ الرحمن

صاحب رحمانی مبلغ ختم نبوت مکی مسجد چمبڑ ناکہ ٹنڈو غلام علی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی آدمی ہمیں ماں بہن یا باپ کی گالی دیتا ہے تو ہمیں جلدی سے غیرت آجاتی ہے اور اس آدمی سے کسی قسم کا لین دین یا واسطہ نہیں رکھتے کیونکہ اس آدمی نے ہمیں گالی دی لیکن مرزائی ہمارے آقا آنرالانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکتے ہیں فاطمہ الزہراء ازواج مطہرات امام حسن و حسین اور دیگر ہمارے محسنوں کو گالیاں بکتے ہیں وہاں پر ہم مسلمانوں کو غیرت ایمانی نہیں آتی مولانا نے فرمایا کہ ہم مسلمان آپس میں متحد ہو کر ان بے ایمانوں سے کسی بھی قسم کا لین دین ہونا چلنا پھرنا بلکہ مکمل بائیکاٹ کریں۔

ملتان میں ایک قادیانی کی گرفتاری

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) تغلق روڈ ملتان میں ایک قادیانی دکاندار کو جو کہ قادیانیت کی تبلیغ کر رہا تھا۔ ساتھ والے دکاندار نے تھانہ ٹبرانی کو توالی کو اطلاع دے کر گرفتار کرا دیا اس کے بعد انہوں نے ختم نبوت کے دفتر میں اطلاع دی تو عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن اور مولانا عبدالواحد صاحب موقع پر تھانہ میں تشریف لے گئے اس قادیانی کے خلاف پرچہ درج کروا دیا پولیس نے اس قادیانی محمد حنیف کا چالان کر کے ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا ہے

"مولانا محمد رمضان آزاد کا تبلیغی دورہ جھمبڑ"

ٹنڈو غلام علی (نامہ نگار ختم نبوت) گذشتہ جمعۃ المبارک کو مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد نے خوشیہ مسجد جھمبڑ ضلع حیدرآباد سندھ میں ختم نبوت کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے لین دین۔ بول چال اپنی شادی بیاہ میں شریک کرنا یا ہونا ان سب چیزوں کا بائیکاٹ کرنا ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ جھمبڑ شہر میں میرا آنے کا مقصد یہ تھا کہ یہاں کوئی مرزائی مجید احمد اور منشی رفیق گوٹھ چوہدری مبارک احمد مرزائی اپنے مسلمان ہاریوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں اور انہیں مرزائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں لہٰذا ہم جھمبڑ کی انتظامیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ ان قادیانیوں کا منہ بند کریں ورنہ ہم ان قادیانیوں کا منہ بند کرانا خوب جانتے ہیں۔

مری کے معروف تبلیغی بزرگ حاجی محمد سلیم انتقال کر گئے

مری (مری) میں سب سے پہلے تبلیغی کام کا آغاز کرنے والے بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاسؒ کے دست راست اور معروف تبلیغی بزرگ حاجی محمد سلیم گذشتہ دنوں تقریباً ایک سو سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے مرحوم اپنی ساری زندگی دعوت و تبلیغ کے کام میں صرف کر دی۔ بستی نظام الدین دہلی سے لے کر رائے ونڈ تک، بیرونی ملک مرحوم نے شاندار تبلیغی خدمات انجام دیں۔ تحصیل مری میں اس کام کی بنیاد رکھی اور گھر گھر جا کر اللہ کے دین کا پیغام پہنچایا۔ ہر محلے سے تبلیغی جماعت نکالیں۔ تبلیغی مرکز مری جامع مسجد خلفائے راشدینؓ لوئر بال مری میں قائم کیا۔ ہر جگہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو آباد کیا۔ لاکھوں انسانوں کو گمراہی کی راہ سے نکال کر نور ہدایت کی طرف گامزن کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر، جامع خلفائے راشدین کے خطیب الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مرحوم کی نماز جنازہ میں آئے ہوئے ہزاروں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا

کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں ایک قادیانی کا مکان بم سے اڑا دیا گیا

کیپ ٹاؤن (نمائندہ خصوصی) کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں ایک قادیانی کے مکان کو بم سے اڑا دیا گیا تفصیلات کے مطابق نامعلوم شخص نے قادیانی کے مکان کے نزدیک ٹائم بم رکھ دیا تھا جو پھٹ گیا اور قادیانی کا مکان گر گیا۔ قادیانیوں نے اس کی ذمہ داری ایران کے آیت اللہ خمینی کے حامیوں اور وہاں کے قادیانی مخالف مسلمانوں پر ڈالی ہے جبکہ وہاں کے مسلمانوں کا کہنا ہے کہ خود قادیانی نے یہ بم مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے رکھا تھا جو پھٹ گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس بم سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ قادیانی آج کل مرزا طاہر کی ہدایت پر دہشت گردی پر اترے ہوئے ہیں غنڈہ گردی خود کرتے ہیں اور بدنام مسلمانوں کو کیا جاتا ہے۔

تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد

ماہر تعلیم حاجی محمد یعقوب خان بی اے، بی ایڈ
سابق ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی زیر نگرانی

تعمیر ملت پبلک سکول (رجسٹرڈ)

مانسہرہ کے انتہائی خوبصورت مقام پر واقع

میں نئے سال کے داخلے جاری ہیں جو ۳۱ مارچ کو بند ہو جائیں گے

سکول ھٰذا کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں؟

- تمام اساتذہ ٹرینڈ اور تجربہ کار
- پرسکون تعلیمی ماحول
- تقریری اور تحریری مقابلے کیلئے مختلف تقریبات کا انعقاد
- پریپ سے انگریزی زبان دانی لازمی
- ٹرانسپورٹ کا سستا انتظام
- مانسہرہ میونسپل کمیٹی و محکمہ تعلیم سے ہونہار طلباء کو وظائف دلائے جاتے ہیں

نوٹ:- سرٹیفکیٹ ہولڈر طلباء دوران سال کسی وقت بھی داخلہ لے سکتے ہیں ہشتم فیل یا فریش طلباء کو ایک ہی سال میں پاس کرانے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔

منجانب: پرنسپل محمد یعقوب خان بی اے، بی ایڈ ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر
پرنسپل تعمیر ملت پبلک سکول مانسہرہ

تعزیتی اجلاس

بسی (نمائندہ ختم نبوت) یہاں ایک ہنگامی اجلاس مولانا عطاء اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بسی ڈویژن کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس میں مولانا اجمال اللہ حسینی کے والد محترم مولانا نذیر حسین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اجلاس میں مولوی محمد انور منڈو خیل مولانا غلام غوث عبدالفتاح خیر محمد انور علی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

بقیہ:۔ مرزا قادیانی کی عبرتناک موت

"ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ"

(پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالیں)

صرف اتنی بات کہہ سکے کہ وبائی ہیضہ ہو گیا جو آخری کلمات تھے پھر گویائی سلب ہوئی اور شہ رگ کٹ گئی۔ ڈاکٹر اور حکیم جان بچانے کی بے سود کوششیں کرتے رہے اور ان کی..... موت

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

"اور بلاشبہ نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے"

ہدایت پانے اور تائب ہونے والوں کیلئے ایک سبق ہے وہ خوش نصیب قادیانی ہے جو سبق سے فائدہ اٹھا کر تائب ہوتا ہے۔ اور اپنی عاقبت سنوارتا ہے۔ دنیا تو جتنی قسمت میں ہے مل جائے گی۔ عاقبت میں سرخروئی بڑی دولت ہے جو دائمی ہے۔ عاقل وہی ہے جس کو آخرت کی فکر ہے۔

(بشکریہ خاتم النبیین جناب مصباح الدین صاحب)

بقیہ:۔ ادب پچی

ہیں جبکہ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کے محقق "ہمارنی لوکس" کا اظہار ہے کہ وہ اس کے پیروکار عالمی سیاست میں جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ خطرناک اور تباہ کن ہے

(بشکریہ پاک کشمیر راولپنڈی، مظفر آباد، فروری)

بقیہ:۔ ضرب خاتم

۲۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو بھی علم تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام معجزے کے طور پر آسمان پر جا چکے اور دوسرے تمام صحابہ کرامؓ نے بھی قرآنی آیت بل رفعہ اللہ الیہ کو پڑھ رکھا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ان عیسٰی لم یمت "بے شک عیسیٰ نہیں مرا" کے الفاظ بھی سن رکھے تھے۔ پس سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے خطبے کے باوجود تمام صحابہ کا خاموش رہنا اس بات کی واضح دلیل تھی۔ کہ صحابہ کرام کا رفع بجسم جسم پر مکمل ایمان ہے اور یہ دراصل صحابہ کرام کا حیات مسیح پر اجماع تھا۔

سوال نمبر ۱

عقیدہ حیات مسیح کا رد اس آیت میں موجود ہے

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل "مسیح ابن مریم کیا ہے مگر رسول اس سے پہلے تمام رسول گزر گئے" اب ظاہر ہے کہ پہلے تمام انبیاء کا گزر جانا بتا کر خود عیسیٰ علیہ السلام کی موت ظاہر کرنا مقصود ہے۔ "وصال ابن مریم"

جواب:۔ اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرے رسولوں کی طرح رسول ہونا مذکور ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ جب دوسرے رسول مر گئے تو عیسیٰ علیہ السلام موت سے کیسے بری ہو سکتے ہیں۔ ان کا عارضی طور پہ چلے جانا ان کے انسان ہونے کے منافی نہیں۔ آسمان سے نازل ہو کر دوسرے رسولوں کی طرح وفات پائیں گے۔

بقیہ:۔ قادیانی گروہ

نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو ان کی خوشامد کرتے ہیں ان کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھروں میں آ کر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو ہم ایسے لوگوں کو بھی یاد رکھیں گے کہ ہماری یہ اسد وائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ نہیں ہے ونعنۃ اللہ علے منافقین بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۶۴)

یہی مرزا صاحب کا عقیدہ تھا اور اسی پر مرزا صاحب کا ایمان تھا اور اپنے مریدوں کو اسی کا عقیدہ دیا اور اسی عقیدہ پر بیعت لیا کرتے تھے۔ بیعت میں بھی اسی عقیدہ کا ذکر ملتا ہے کہ ہم نے پہلے اس سے شرائط بیعت کی دفعہ چہارم میں کہا ہے کہ سرکاری انگریزی کی سچی خیرخواہی اور بنی نوع کی سچی ہمدردی کا ہے (ایضاً صفحہ ۴۹۸)

اور پھر اپنی تمام نصیحتوں کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے تیسری دفعہ میں لکھتے ہیں کہ:

سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان ومال کی محافظ ہے اس کی سچی خیرخواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں (ایضاً صفحہ ۵۰۲)

سوچئے کہاں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کا کلمہ حق اور کہاں مرزا غلام احمد آنجہانی کا عقیدہ۔ ببیں تفاوت رہ کہ از کجاست تا بکجا۔ قادیانی گروہ سے التماس ہے کہ وہ مرزا صاحب کی ان تحریرات سے اب شرمانا چھوڑ دیں۔ اگر ان پر ایمان ہے تو پھر ان کی تحریرات پر بھی ایمان لائیں اور دین و دنیا میں خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

بقیہ:۔ حضرت شیخ الہندؒ

مشرق سے طلوع کر مغرب کی وادیوں میں ضیاپاشیاں کرنے والا چاند ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء کو دہلی میں (جہاں آپ زیر علاج رہے) روپ ہو گیا۔ اور آپ کا مدفن دارالعلوم دیوبند بنایا گیا۔

شیخ الہند کے چند مخلص تلامذہ

یوں تو چالیس سال کی مدرسیں میں ہزاروں علماء آپ کے شاگرد ہیں۔ مگر جنہوں نے عالم اسلام پر دینی علوم کی شمعیں روشن کیں ان میں آپ کے چند شاگردوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی۔ بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس کاندھلوی مولانا محمد انور شاہ کشمیری۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی اعظم ہندوستان، شیخ الہند ثانی امام راشد مولانا سید حسین احمد مدنی، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

فرما گئے یہ ہادی ——— لا نبی بعدی

قانوناً شرعاً کوئی قادیانی مُردہ

اہلِ اسلام کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا؟

- شریعت اسلامیہ کی رُو سے کوئی قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔
- پاکستان کے محکمہ مال کے کاغذات میں بھی مسلمانوں کی جائے مدفن کیلئے "قبرستان مقبوضہ اہل اسلام" اور غیر مسلموں کی جائے مدفن کیلئے "مرگھٹ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
- قادیانی جب شرعاً و قانوناً غیر مسلم ہیں تو ان کا کوئی مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔
- جب مسلمانوں کے ساتھ نکاح بشادی بیاہ۔ رشتہ ناطہ۔ نماز۔ غرضیکہ دینی دنیاوی دونوں طرح سے قادیانی خود مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔ تو پھر وہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں اپنے مُردے کیوں دفن کرتے ہیں۔
- **اِن کا ایسا کرنا محض شرارت۔ فساد۔ اشتعال انگیزی اور ملک کے حالات کو بگاڑنا ہے۔**

یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں نے اپنے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے۔ مسلمانوں میں اشتعال پھیلا۔ بالآخر حکومت نے ان کے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں سے نکال کر علیحدہ قادیانی مرگھٹ میں دفن کرائے۔ اب پاکستانی قانون کے مطابق کوئی غیر مسلم قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔

اپیل

تمام مسلمانوں سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قبرستانوں میں کسی قادیانی مُردے کو دفن نہ ہونے دیں۔

اگر کہیں کوئی قادیانی شرارتاً ایسا کریں تو اس کا فوری نوٹس لیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر کی خدمات ہمہ وقت مسلمانوں کیلئے حاضر ہیں۔

اطلاع ملتے ہی مجلس کے خدام مسلمانوں کے شانہ بشانہ قادیانی شرارت کو ناکام بنا دیں گے۔

دفتر مرکزیہ:- **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

کراچی	حیدرآباد	ٹنڈو آدم	ملتان	ربوہ	گوجرانوالہ	اسلام آباد	سرگودھا	فیصل آباد	لاہور
۷۱۱۶۷۱	۸۴۳۸۹	۵۱۳	۴۰۹۷۸	۴۶۶	۷۵۶۵۶	۸۲۹۱۸۶	۶۰۴۷۴	۲۲۷۰۰ ۳۳۵۲۲	۵۲۴۳۳

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBUWWAT KARACHI
Registered No. M-166

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوّت پاکستان کے اہم مطالبات

۱ محترمی صدرِ مملکت، جناب وزیرِ اعظم و معزز ارکان پارلیمنٹ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ——— گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے، جس کی تحفظ اور اسکے تقاضوں کی تکمیل ہر مسلمان کے فرائض میں شامل ہے اس سلسلہ میں چند اہم امور آپکی توجہ کیلئے پیش کئے جارہے ہیں، ازراہِ کرم ان مطالبات کی منظوری کیلئے فوری قدم اٹھا کر ناموسِ رسالت علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے تحفظ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں۔

۲ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ مملکت کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے، اسلئے خود حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کی جو سفارش کی ہے اسے منظور کر کے قانونی شکل دیجائے ۳ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے ۸۴ء میں جو صدارتی آرڈیننس نافذ ہوا تھا اس پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں اور دیگر عمارات پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کر کے کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لیکن قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے خاموش ہیں، اسلئے صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کا سختی کیساتھ اہتمام کیا جائے ۴ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال ہو چکے ہیں لیکن حکومت انکے اغوا کا سراغ لگانے میں قطعی ناکام رہی ہے بلکہ اسلم قریشی کے ورثاء کی نشاندہی کیمطابق ملزمان کو شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا جارہا ہے اور تفتیشی ادارے اسوقت عملاً معطل ہیں، مولانا اسلم قریشی کی بازیابی بہر حال حکومت کی ذمہ داری ہے ۱۶ فروری ۸۸ء کو وزیرِ اعظم پاکستان نے مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے، ۵ ساہیوال اور سکھر میں قادیانی جارحیت کا شکار ہونیوالے شہدائے ختم نبوت کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان کیا گیا، رحم کی اپیلیں صدرِ مملکت کی میز پر پڑی ہیں، جان بوجھ کر تاخیر کر کے انکو سول عدالتوں میں جانیکا موقعہ فراہم کیا جارہا ہے۔ حکومت ان فیصلوں پر بلا تاخیر عمل کر کے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے، ۶ کسی بھی نظریاتی مملکت میں کلیدی اسامیاں مملکت کے بنیادی نظریہ کے مخالفین کیلئے ممنوع ہوتی ہیں، اسلئے فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کیلئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے ۷ قادیانیوں نے مردم شماری اور ووٹروں کے اندراج میں خود کو غیر مسلم کے طور پر نہ لکھوانے اور اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں کو قبول نہ کرنے کو پالیسی بنالیا ہے جو آئین سے سراسر انحراف اور بغاوت ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم ووٹروں کے خانے میں اندراج اور مخصوص نشستیں قبول کرنیکا قانوناً پابند بنایا جائے ورنہ قادیانی جماعت کیخلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلا کر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے ۸ مسجد مسلمانوں کی عبادتگاہ اور اسلام کا مخصوص شعار ہے اور کسی غیر مسلم کو مسجد کا نام اور ہیئت بطور عبادتگاہ استعمال کرنیکا حق نہیں ہے، اسلئے جو مساجد مسلمانوں نے تعمیر کی تھیں اور کسی طریقہ سے قادیانیوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں اور قادیانیوں کی تعمیر کردہ عبادتگاہوں کی ہیئت قانوناً مسجد سے مختلف مقرر کیجائے، ۹ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے بیرون ملک مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اسلئے حکومت کیطرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ خوش آئند بات ہے مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کیلئے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈ میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اندراج ضروری ہے ۱۰ ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۰ سالہ لیز پر حاصل کی تھیں اور بعد میں جعلسازی کے ذریعہ مالکانہ حقوق حاصل کر لئے انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ ۱۱ ربوہ کا لفظ قرآن کریم میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حوالہ سے مذکور ہے اور مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں عیسٰی ہونیکا دعوٰی کیا ہے اس بنیاد پر قادیانیوں نے اپنے صدر مقام کا نام ربوہ تجویز کیا تاکہ قرآن پاک کے حوالہ سے لوگوں کو دھوکہ دیا جاسکے اس فریبکاری کو ختم کرنے کیلئے ربوہ کا نام تبدیل کر کے تحریک ختم نبوت کے قائدِ اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے، حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف کے دو الگ محکمے قائم کر کے دونوں قسم کی وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کیطرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے

منجانب: کُل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوّت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان
فون